مجلہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا
محمد المصطفى رفيع المكان، المرتضى
علي الشان، الذي رجل من أمته
خير من رجال من السالفين، وحسين
من رمز به الحسن من كذا وكذا احسن من
السابقين، السيد السجاد زين العابدين
باقر علوم الانبياء والمرسلين، ساقي
الكوثر مالك تسنيم، وجعفر الذي
يطلب موسى الكليم رضا ربه
بالصلاة عليه، ويذهب ابرهيم الخليل
لطلب معروف جوده اليه،

السري الساري سره في ذرات الاكوان
الغالب جنيد من جنوده على جيوش
الجور والعدوان، اصل المراد من عالم
الايجاد، الذي له ان يقول لادم ومن
دونه تحتي، ولكل اسد من اسد الله
شبلي، الاحد الماجد، عبد الواحد
اخو الاحزان في عشقه، ابو الفرح
من لطفه ورفقه، الايمان حسن
وهو ابو الحسن اذ منه نشأ وبه
ظهر، والمؤمن سعيد وهو ابو سعيد
اذ هو الذي ربى وهداه فبرح وافر
الايدي في در اليدين عبد القادر

غوث الثقلين، عبد الرزاق
قاسم الارزاق، ابو صالح
المؤمنين، نصر الاسلام محي الدين
علي المرتقى والمدارج، موسى
طور المعارج، حسن الخلق، احمد
الخلق، بهاء الدين الكريم، سنا
شريعة ابرهيم الامي القاري
نظام دين الباري، العرب والفرس
والهند كلهم له سائل وگدا و بهکاری،
ضياء الانبيا، جمال الاوليا محمد
الذات، احمد الصفات، فضل الله
وبركة الله، وعلى ال محمد الاعاظم

العارفين نص الشرع المطهر ورمزه،
الضاغم المتحملين شدة الجهاد الاكبر و
حمزة، شمس ال احمد العظيم الكريم
ال الرسول الرؤف الرحيم، اللهم و
على اصحابه العظام، ومشائخنا الكرام
وعلينا معهم يا ذا الجلال والاكرام
مارهرة اقمار اليقين في ...
العارفين، امين امين، يا ارحم الراحمين،
(اللهم) ومن انشأ هذه الصيغة المباركة
فاغفر له يا عظيم وارض عنه حبيبك
احمد رضا المولى العفو الكريم، امين
كتبه الفقير احمد رضا القادري غفر له في مارهرة المطهرة ... محرم يوم الجمعة ...

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

Taj ush Sharia Urs Committee
KARACHI

GOVERNMENT COLLEGE OF EDUCATION

EDUCATION CITY MALIR KARACHI.

پیغام

مجھے یہ جان کر نہایت مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ محترم حافظ محمد شاکر قادری صدر تاج الشریعہ کمیٹی اور ان کے رفقاء رضویات کی ذیلی شاخ ''اختریات'' کے فروغ میں مصروف عمل ہیں۔ اس کمیٹی کے زیر اہتمام حضرت تاج الشریعہ کے دوسرے عرس کے موقع پر ایک عظیم الشان ''تاج الشریعہ کانفرنس'' کا انعقاد کیا جا رہا ہے جس میں محققین حضرت تاج الشریعہ کی حیات و علمی خدمات پر مقالہ جات پیش کریں گے۔ ان حالات میں یہ کانفرنس اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے سنگ میل ثابت ہو گی۔

حضور تاج الشریعہ کی شخصیت ایک ہمہ جہت شخصیت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی علمی خدمات پر منظم انداز میں تحقیق کی جائے۔ آپ کے علمی ورثہ پر آسانی سے کئی پی ایچ ڈی ہو سکتی ہیں۔ طلباء کو اس جانب ترغیب دی جائے یہ بھی خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ آپ کا قیمتی اثاثہ آپ کی کتب اور مریدین اور خلفاء کل تعداد لاکھوں میں کراچی میں بھی خاصی تعداد میں موجود ہے۔ منتشر ہونے کی وجہ سے ان کی کوئی موثر قوت دکھائی نہیں دیتی۔ اس ضرورت کے پیش نظر کراچی کی سطح پر ایک پلیٹ فارم تشکیل دیا جائے جس کے تحت حضور تاج الشریعہ کی خدمات پر کئی مجلدات پر ایک خاکہ تیار کیا جائے، مریدین کی صلاحیت کے مطابق انہیں اس تحقیقی منصوبے میں شریک کیا جائے اس طرح مربوط و منظم انداز میں اختریات کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ مجھے واثق امید ہے کمیٹی ھذا اس سلسلے میں اپنی بھرپور صلاحیت کا مظاہرہ کرے گی۔ احقر حافظ شاکر قادری اور ان کے جملہ ساتھیوں کو اس کار خیر پر صد مبارک باد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہوں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیابی سے ہم کنار کرے آمین

21/6/2020

پروفیسر ڈاکٹر دلاور خاں

پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن

ایجوکیشن ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلّہ تاج الشریعہ کانفرنس ۲۰۲۰ء

جلد۱ ذیقعدہ ۱۴۴۱ھ جولائی ۲۰۲۰ء

مرتب: حافظ محمد شاکر قادری معاون: عبید الرحمٰن

مضامین

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

حافظ محمد شاکر قادری

شیخ الاسلام تاج الشریعہ مرشدِ گرامی وقار مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ہمارے دور میں عالم اسلام کی ان چند شخصیات میں ہوتا ہے جو علماء و مشائخ کا مرجع رہیں اور خواص و عوام جن سے اکتساب علم و فیض کرتے رہے۔

حضور تاج الشریعہ کی تبلیغی، فقہی، تدریسی اور تصنیفی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ وہ محبتِ نبی کریم ﷺ، احقاقِ حق، ابطالِ باطل، تقویٰ اور تصلب فی الدین میں آپ اپنے پَر دادا امامِ اہل سنت مولانا احمد رضا خاں محدث بریلوی، دادا مولانا حامد رضا خاں، نانا مولانا مصطفیٰ رضا خاں اور والد مولانا ابراہیم رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نقش قدم پر چلے اور ان کے سچے جانشین ثابت ہوئے۔ ۶ ذیقعد ۱۴۳۹ھ / ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بوقت اذانِ مغرب اپنے رب کے حضور پہنچ گئے۔

تاج الشریعہ کے وصال کی خبر ملنے پر پاک و ہند اور دنیائے عرب کے سینکڑوں مشاہیر نے ان کی خدمات پر پیغامات لکھے اور تعزیت نامے تحریر کیے۔ عرس چہلم اور بعد ازاں درجنوں رسائل و جرائد نے خصوصی شمارے ان کی حیات اور خدمات پر شائع کئے۔ تاج الشریعہ کا پہلا عرس ۶ جولائی ۲۰۱۹ء کو منایا گیا۔ ہزاروں محافل اس دن اور ملحقہ تاریخوں میں منعقد ہوئیں۔ شہرِ کراچی میں بھی ایک درجن سے زائد بڑے اجتماعات ہوئے اور ہزاروں عقیدت مندوں نے نجی طور پر عرس اور فاتحہ کا اہتمام کیا۔ ارادہ تو یہ تھا کہ عرس کی تقریب کا ایک بڑا جلسہ راقم اور احباب منعقد کرنے کی سعادت حاصل کریں تاہم ایسا نہ ہو سکا۔ تاہم عرس کی محفل منعقد کی گئی اور کلام تاج الشریعہ پڑھا گیا اور صاحبِ عرس کی حیات و خدمات پر دو تقاریر ہوئیں۔

تاج الشریعہ کے پہلے عرس کے کئی ماہ بعد اواخر ۲۰۱۹ء میں بعض احباب سے مشاورت ہوئی۔ عرس کمیٹی کی فوری تاسیس ہوئی اور طے پایا کہ قریبی علاقوں میں تاج الشریعہ کے معلوم مریدین و محبین کو جمع کیا جائے۔ ملاقات کا ایجنڈا تیار ہوا، ۱۲ جنوری ۲۰۲۰ء بروز اتوار پہلا اجلاس منعقد ہوا اور کمیٹی کی مجلس استقبالیہ کے درج ذیل ذمہ داران مقرر ہوئے:

۱۔حافظ محمد شاکر قادری.................. صدر
۲۔مولانا محمد حنیف صدیقی .... نائب صدر
۳۔عبیدالرحمٰن .... سیکریٹری
۴۔محمد مراد قادری..................جوائنٹ سیکریٹری
۵۔محمد اویس صدیقی.................. خازن
۶۔حافظ فرحان احمد قادری .... رابطہ سیکریٹری
۷۔محمد شعیب.............. نشرواشاعت سیکریٹری
۸۔محمد طاہر قادری .... سیکریٹری تکنیکی رسد
۹۔محمد طارق....................... منتظم داخلی
۱۰۔محمد فیصل صدیقی.................. منتظم خارجی

سید عارف حسین، اشرف قادری، شارخ قادری، محمد عمران قادری، محمد دانش، سید کاشف حسین، محمد ناظم صدیقی، محمد ہارون صدیقی، نوید احمد صدیقی، جمشید احمد صدیقی، فہد صدیقی، نہال صدیقی اور یاسر صدیقی کو اراکین کمیٹی کے طور پر شامل کیا گیا۔

مجلس عاملہ نے اجلاس میں بنیادی مقصد یعنی سالانہ عرس تاج الشریعہ حضرت ممدوح کے شایان شان منعقد کرنے کے لیے مفید مشورے دیے۔ اسی اجلاس میں ایک مستقل فنڈ مصارف کے لیے قائم کر دیا گیا۔ مجوزہ تاریخ، تقریب کے مقام، شرکاء کی تعداد، بجٹ، فنڈنگ، نشرواشاعت اور تقریب کے بنیادی خدوخال طے ہو گئے۔ الحمدللہ

دوسرے اجلاس میں تقریب عرس کے بھرپور انعقاد کے لیے علماء و مشائخ بالخصوص خلفائے تاج الشریعہ سے ملاقاتوں کا فیصلہ کیا گیا۔ شہر کراچی کی ۱۵ شخصیات سے ملاقاتیں ہوئیں جنھوں نے اس اقدام کو سراہا اور اپنی شرکت کا یقین دلایا یہاں تک کہ مارچ ۲۰۲۰ء کے درمیان میں کرونا کے پھیلنے سے جملہ کاروبارِ زندگی متاثر ہوئے اور نقل و حرکت پر پابندیوں کی وجہ سے یہ سلسلہ تعطل کا شکار ہو گیا۔ اس صورتحال نے کئی ارادے اگلے سال پر موخر کرنے پر مجبور کر دیا۔ تاہم مجلس استقبالیہ کے اجلاس مشاورت اور فیصلوں کے لیے باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے۔

اِس سال عرس کی تقریب ۴ جولائی ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ جامع مسجد شیریہ زمان آباد روڈ لانڈھی میں ہو رہی ہے۔ تقریب چار نشستوں پر مشتمل ہے:

قرآن خوانی .... ظہر تا عصر
محفلِ نغماتِ اختر (کلام تاج الشریعہ)...... عصر تا 8 بجے
تاج الشریعہ کانفرنس (خطابات)..... 8 تا 10:30 بجے
مناقب مشائخ قادریہ، فاتحہ..... 10:30 بجے تا 11 بجے

مجلس استقبالیہ تمام علماء، مشائخ اور شخصیات نیز ثناء خواں حضرات کی شکر گزار ہے کہ انھوں نے تقریب کی دعوت قبول کی اور شرکت فرمائی۔

پیشِ نظر یادگاری مجلّہ تاج الشریعہ کانفرنس بموقع عرس تاج الشریعہ ہدیہ قارئین ہے۔ ہم تمام احباب کے ممنون ہیں کہ انھوں نے کانفرنس کے لیے پیغامات دیئے، مریدین تاج الشریعہ جنھوں نے مضامین اور منظومات تحریر کیں، محبین تاج الشریعہ جنھوں نے مجلّہ کے لیے اشتہار دیئے اور دیگر معاونین عرس کمیٹی جنھوں نے جملہ انتظامات کے لیے بروقت وسائل مہیا کر دیئے۔

اُمید ہے آپ عوام بالخصوص امام احمد رضا بریلوی اور تاج الشریعہ کے محبین میں اس سالانہ تقریب کی معلومات پہنچائیں گے تاکہ وہ بھی مستفید ہو سکیں۔

استاذ العلماء خلیفۂ تاج الشریعہ حافظ محمد شاکر قادری جامع مسجد شیریہ زمان آباد روڈ لانڈھی میں خطیب و امام ہیں۔ ایریا ۳۶بی میں اپنے قائم کردہ مدرسہ کے مہتمم بھی ہیں۔

(پیغام برائے تاج الشریعہ کانفرنس بنام صدر تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی)

مفتی مُنیبُ الرحمٰن
چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان
صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی

Mufti Munib-ur-Rehman
President Tanzeem-ul-Madaris Ahle Sunnat Pakistan.
Chairman Central Royat-e-Hilal Committee Pakistan.
Principal Darul Uloom Naeemia Karachi.

حوالہ نمبر: ____________

تاریخ: ____________

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ!

تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خان قادری الازہری رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ امامِ اہلسنت مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری محدثِ بریلی رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اور حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خان رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ کے پوتے ہیں۔ نسبی اور علمی اعتبار سے آپ اپنے اجدادِ اعلیٰ کے خلفِ ارشد اور اَحق جانشین تھے، آپ نے جامعۃ الازہر میں بھی تعلیم حاصل کی اور آپ کا علمی مقام عرب وعجم میں یکساں طور پر مسلّم تھا۔ آپ نے ''جمعیت الرضا'' کے نام سے بریلی شریف میں ایک اعلیٰ اور وقیع علمی ادارہ قائم فرمایا اور اس میں تاحیات انتظامی، تدریسی اور تربیتی فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کے جاری کردہ فتاویٰ کا مجموعہ ''فتاویٰ تاج الشریعہ'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے اور کئی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔

آپ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مختلف ممالک کے سالانہ دورے بھی فرماتے، وعظ وتذکیر اور تربیت کی مجالس سے خطابات فرماتے، آپ کو عربی زبان میں تحریر وتقریر کا بہترین ملکہ حاصل تھا۔ آپ کے خلفاء، تلامذہ اور مریدین کا سلسلہ دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ مسلکِ اہلسنت وجماعت اور فکرِ رضا پر اتھارٹی کا درجہ رکھتے تھے، آپ کا علمی مقام اہلسنت وجماعت میں مسلّم تھا۔ آپ مسلکِ رضا پر پورے تصلّب ورسوخ کے ساتھ قائم ودائم رہے۔ اردو اور عربی میں آپ کی تصانیف گراں قدر ہیں اور اہلِ علم میں یکساں طور پر مقبول ہیں، مسلک کی پہچان کے حوالے سے ان کی حیثیت مآخذ ومراجع کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میری دعا ہے کہ ربِ ذوالجلال اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اہلسنت وجماعت کو بالعموم اور آپ کے اَخلاف کو بالخصوص آپ کا مشن جاری وساری رکھنے اور ترقی دینے کی توفیق اور سعادت نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں ان کے درجاتِ عالیہ کو اور بلند فرمائے۔ آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيْمَات۔

23 جون 2020ء

مفتی منیب الرحمٰن

دارالعلوم نعیمیہ
بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی

Ph: 92-21-36314508
Fax: 92-21-36376888
muftinaeemia@yahoo.com

Darul Uloom Naeemia
Block 15 Federal B Area, Karachi.

(پیغام برائے تاج الشریعہ کانفرنس منجانب پیر صاحب مشوری شریف لاڑکانہ سندھ)

یا اللہ جل جلالہ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

بفیضِ مشوری شریف والے سائیں

جامع مسجد قاسمیہ مدرسہ میاں سائیں ٹرسٹ

مشوری شریف روڈ یوسف صاحب خان (فقیرا گوٹھ) اسکیم 33 نزد گلشن معمار کراچی

حوالہ نمبر ________ رجسٹریشن نمبر ________ تاریخ ۲۳ جون ۲۰۲۰ء

مولانا حافظ محمد شاکر قادری

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

وعلیکم سلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بزرگانِ دین کے اعراس منانا اہل سنت وجماعت کے معمولات میں ہے۔ آپ قابل مبارک باد ہیں کہ پاک وہند کی ایک عظیم خانقاہ کے فردِ فرید فقیہ اسلام تاج الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری قدس سرہ کا عرس منعقد فرما رہے ہیں۔ اس موقع پر صاحبِ عرس اور بزرگانِ سلسلہ کے کلام پر مشتمل "محفلِ نغمات اختر" اور علماء ومشائخ اور دانشوروں اور پروفیسر حضرات کے مقالات پر مشتمل "تاج الشریعہ کانفرنس" کی خبر یقیناً محبانِ اولیائے کرام کے لیے ان حالات میں بڑی خوشخبری ہے۔

صاحبِ عرس اپنے خاندانی بزرگوں کے سچے جانشین تھے۔ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی جانشینی اور سجادگی معمولی بات نہیں لیکن حضرت ممدوح نے نا صرف اس ذمہ داری اور منصب کو خوب نبھایا بلکہ اپنے تبلیغی دوروں اور تصنیفی وتعلیمی خدمات کے ذریعے انھوں نے دینِ اسلام کی مثالی خدمت سرانجام دی۔ آج ضرورت ہے کہ بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت تاج الشریعہ کی طرح جملہ خانقاہوں کے سجادگان اور پیرانِ عظام تبلیغ دین اور عوام کی تعلیم وتربیت کی طرف بھرپور متوجہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ عرسِ تاج الشریعہ کی تقریب کا انعقاد کرنے پر آپ اور جملہ احباب پر اپنی خصوصی رحمت فرمائے۔

منیر احمد مشوری عفی عنہ
درگاہ عالیہ مشوری شریف

منیر احمد مشوری عفی عنہ

Syed Najeeb Haider Noori
Sajjadah Nasheen
Khanqah e Barkaatiya, Marehra Shareef



سید نجیب حیدر نوری
سجادہ نشین
خانقاہِ برکاتیہ، مارہرہ شریف

پیغام

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

جانشین مفتیِ اعظم، نبیرۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری قدس سرہٗ کے دوسرے سالانہ عرس کے موقع پر ضمیمے کی اشاعت یقیناً ان سے عقیدت اور ان کی بیش بہا دینی وملی خدمات کا اعتراف ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہم یقینی طور پر علوم اعلیٰ حضرت کا مظہر اتم تصور کر سکتے ہیں، جنہوں نے اپنی پوری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کی خدمات میں صرف کی۔

حضرت قبلہ کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ مذہب مہذب اسلام اور مسلک ومشرب کے حوالے سے امتیازی تصلب کے حامل تھے جس کی وجہ سے وہ سنیت کا ایک اہم ستون تصور کیے جاتے ہیں۔ بلا شبہ انہوں نے سوادِ اعظم اہلِ سنت کو ایک فکری مزاج سے آشنا کرایا جس میں حمیتِ دین، سنتوں کی پاسداری اور ایمان وعقیدے کے تحفظ کو اولیت حاصل تھی۔

خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ شریف سے ازہری میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فطری محبت تھی جو ان کے آباو اجداد سے ان کے سینے میں منتقل ہوئی۔ فقیر کے والد ماجد حضور احسن العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دلی وابستگی اور عمیق عقیدت و نیازمندی کا رشتہ رکھتے تھے جس کا برملا اظہار انہوں نے حضور احسن العلما رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں لکھی ہوئی مناقب میں کیا ہے۔

آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کی تعلیمات اور فرمودات سے ایک زمانہ مستفیض ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے فیضان تصرف سے ان کے مریدین ومتوسلین کو فیض یاب فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

سید نجیب حیدر نوری
سجادہ نشین
خانقاہِ برکاتیہ، مارہرہ شریف، ضلع: ایٹہ (یو. پی)

Add: Bari Sarkaar, Marehra Shareef, Distt. Etah (U.P)

مفتی محمد قاسم فخری

ممبر صوبائی اسمبلی سندھ

ریفرنس نمبر: 30 تاریخ: 30-06-2020

محترم حافظ محمد شاکر قادری مدظلہ العالی
صدر نشین
تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گرامی نامہ ملا۔ یہ جان کر از حد خوشی ہوئی کہ تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی ۴ جولائی ۲۰۲۰ کو امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کے وارث اور جانشین تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی محمد اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوسرے عرس کے موقع پر "تاج الشریعہ کانفرنس" کا انعقاد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ تاج الشریعہ بلاشبہ مسلک حق اہل سنت و جماعت کے عظیم عالم دین شیخ طریقت تھے۔ ان کی دینی علمی اور ملی خدمات ان کی پاک و ہند کے عظیم خانوادہ سے نسبتوں کی عکاس ہیں۔ آپ ایک مخلص مبلغ بھی تھے۔ اور نڈر قائد بھی ان کا تقوی اور حق بات کے اظہار میں تامل نہ کرنا بلاشبہ بے مثال تھا۔ غالباً اسی بناء پر امیر المجاہدین مولانا حافظ مفتی خادم حسین رضوی مدظلہ العالی جہاں امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی فکر اور ان کے نعتیہ کلام کا ابلاغ فرماتے ہیں وہیں انہوں نے متعدد بار حضرت تاج الشریعہ سے محبت اور ان سے حاصل اجازت و خلافت کا اظہار بھی کیا ہے کہ ان بزرگوں کا مضبوط تعلق کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی کو کانفرنس کے انعقاد اور جملہ مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا فرمائے۔

والسلام

مفتی محمد قاسم فخری غفرلہ
رکن صوبائی اسمبلی سندھ

ٹیلیفون نمبر: 021-32812222

امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کے فرزندان گرامی

ڈاکٹر وقار الحسن قادری

سرزمین پاک وہند کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے چاہے وہ نعمت صنعت وحرفت کی صورت میں ہو یا معدنیات وپیداوار کی شکل میں ہو۔ ابتداء ہی سے یہ زمین لوگوں میں معروف ومشہور رہی ہے۔

اِسی طرح سے یہ خطہ اہل علم وفضل، اصحابِ فکر ونظر، جرات وشجاعت کی حامل افراد کا مسکن ٹھہرا ہے اور اسلام کی آمد کے بعد تو یہ سرزمین ہر دور میں کسی نہ کسی عظیم شخصیت کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور رہی ہے۔ اسی زمین پر کبھی سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری توحید کے جام سے پیاس بجھاتے ہیں، کبھی یہ سرزمین مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کی حق گوئی، بے باکی اور دینی غیرت سے مالا مال نظر آتی ہے اور کبھی شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی 'قال رسول اللہ ﷺ' کی صدائے دلنواز سے سارا علاقہ گونج اٹھتا ہے۔ اور کہیں بطلِ حریت علامہ فضل حق خیر آبادی کے پر سوز قصائد اور حق گو فتاویٰ نے مسلمانوں کے قلوب کو جذبہ جہاد سے گرما دیا ہے، اور کبھی امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں کی پوری زندگی حُبِ مصطفی ﷺ اور ادبِ مصطفی ﷺ کو وہ انسائیکلوپیڈیا تصنیف وتحقیق کے ذریعہ سے اُمت کو دے کر جاتی ہے جس کے سبب سوادِ اعظم اہل سنت وجماعت کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں غیر منقسم ہندوستان کے ان منتخب علماء میں سے ایک ہیں جن کی تحقیق، دینی غیرت ومحبت اور مسلمانوں کی خیر خواہی نے اُن کو ممتاز بنادیا ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کے اجداد کا تعلق افغانستان کے ایک خوشحال گھرانے سے تھا۔ آپ کے مورث اعلیٰ ہجرت کرکے ہندوستان تشریف لائے اور شہر بریلی کو اپنا مسکن بنایا۔ مولانا احمد رضا خاں کی ولادت بریلی میں شوال ۱۲۷۲ھ/جون ۱۸۵۶ء میں ہوئی اور بچپن سے ہی تعلیمی سلسلہ جاری رہا جو وصال مبارک تک تدریس، تصنیف، افتاء اور اصلاح کی صورت میں لوگوں کے دل عشقِ مصطفی ﷺ سے منور کرتا رہا۔

محدث بریلوی کی ظاہری حیات کی مکمل تعداد ۶۵ سال پر محیط ہے۔ لیکن تحقیقی خدمات کی طرف بغیر تعصب، عناد اور نفرت کے غور کریں تو کم وبیش ایک ہزار کتب، رسائل وحواشی تصنیف فرمائے۔ اس طرح ہر پانچ گھنٹے میں محدث بریلوی ہمیں ایک تصنیف دیتے نظر آتے ہیں۔ ایک متحرک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا کام محدث بریلوی نے تن تنہا انجام دیا اور اپنی ہمہ جہت شخصیت کے نقوش چھوڑے جو صبح قیامت تک تحقیق کرنے والوں کے لیے عظیم تحفہ ہے اور خود صاحبِ تصنیف کے لیے توشہ آخرت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ خیر کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین صورتوں کے (جن کا اجر وفیضان وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے) یعنی صدقۂ جاریہ، علمِ نافع اور نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی رہے۔ (سنن ترمذی، حدیث ۱۳۷۶)

مولانا احمد رضا خاں محدث بریلوی کی ذات اقدس مذکورہ حدیث مبارکہ کی روشنی میں دیکھیں تو مدرسہ منظرِ اسلام اور مسجدِ رضا اور ان گنت ان سے منسوب دینی خانقاہیں وجامعات صدقہ جاریہ ہیں۔ دعوتی، تبلیغی، دینی لٹریچر تصنیفی، تحقیقی خدمات علم نافع ہے۔ پھر مولانا احمد رضا خاں کے دو صاحبزادے وہ عظیم ولدِ صالح ہیں جو اپنے والد کے حقیقی جانشین، وارثِ علوم رضا اور اہل سنت وجماعت کے عظیم رہنما ہیں اور جن کی خدمات پاک وہند اور جہاں جہاں اُردو یا ہندی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے وہاں مریدین وخلفاء اور تصانیف کی صورت میں اور جہاں عربی یا فارسی پڑھی جاتی ہے وہاں تصنیفات کی صورت میں لوگوں کے عقائد کی اصلاح اور سوادِ اعظم سے نسبت کو مضبوط کر رہے ہیں اور اپنے والد محدث بریلوی کے درجات کی بلندی کا ذریعہ وسبب بن رہے ہیں۔ ان فرزندان گرامی کا تعارف درج ذیل ہے۔

مولانا حامد رضا خاں:

مولانا حامد رضا خاں کی ولادت ماہ ربیع الاوّل ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء میں بریلی میں ہوئی۔ والد گرامی محدث بریلوی نے آپ کا نام محمد اور عرفی نام حامد رضا رکھا۔ علوم معقول ومنقول اور درسیات کی تکمیل اپنے والد سے کی۔ عربی زبان وادب پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ (امام احمد رضا کی عربی خدمات، ص ۶۹)

آپ سلسلہ قادریہ میں شاہ ابو الحسین نوری میاں مارہروی سے بیعت تھے نیز والد ماجد سے جمیع سلاسل کی اجازت وخلافت بھی حاصل تھی۔ آپ نے بیعت کا آغاز محدث بریلوی کی حیات میں ہی کر دیا تھا۔ محدث بریلوی بیعت کے لیے آنے والوں سے خود فرماتے: "ان کی بیعت میری بیعت ہے، ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے؛ جو ان کا مرید ہوا، میرا مرید ہوا؛ ان سے بیعت کرو۔" (تذکرۂ جمیل، ص ۱۲۶)

آپ کو دو مرتبہ حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلے حج میں آپ محدث بریلوی کے ساتھ تھے اور علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نے ان کی جو تعظیم کی اور علمی موضوعات میں ان کی طرف رجوع کیا اس کے عینی شاہد تھے۔ محدث بریلوی کی شہرہ آفاق کتاب "الدولۃ المکیہ" کی تبیض کی۔ کرنسی کے موضوع پر محدث بریلوی کی تصنیف "کفل الفقیہ" کی تقدیم لکھی۔ ہندوستان واپس آکر دونوں کتابوں کا اُردو ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ والد گرامی کے وصال تک ان کی خدمات دینیہ میں معاون رہے۔ اپنے چچا معروف نعت گو شاعر مولانا حسن رضا خاں بریلوی کے بعد مدرسہ منظرِ اسلام بریلی کے مہتمم بنے۔

والد گرامی کے وصال کے بعد ۲۳ برس تک

تمام ذمہ داریاں بخوبی نبھائیں اور ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۶۲ھ/ ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء کو رحلت فرمائی۔ آپ کی نماز جنازہ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد نے پڑھائی اور محدث بریلوی کے پہلو میں مدفون ہیں۔

آپ کے دو صاحبزادے ہوئے: مولانا ابراہیم رضا خاں اور مولانا حماد رضا خاں (مدفون کراچی)۔

مولانا ابراہیم رضا خاں تاج الشریعہ کے والد ہیں۔

مولانا مصطفیٰ رضا خاں:

محدث بریلوی کے دوسرے بیٹے مولانا مصطفیٰ رضا خاں کی ولادت ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء میں ہوئی۔ آپ کا نام والد محترم نے محمد رکھا اور شاہ ابوالحسین نوری نے ابوالبرکات آل رحمٰن رکھا اور معروف مصطفیٰ رضا کے نام سے ہوئے۔ (ماہنامہ استقامت کانپور، ص۳۰۶) آپ کی تربیت والد ماجد نے فرمائی اور شرف تلمذ کے ساتھ اجازت و خلافت بھی عطا فرمائی۔ آپ شاہ ابوالحسین نوری میاں مارہروی سے بیعت تھے اور ان سے بھی جمیع سلاسل کی اجازت حاصل تھی۔ ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء میں محض ۱۸ سال کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا جس پر دستخط تصدیق والد گرامی نے کیے۔ آپ نے ۷۰ برس سے زائد فتویٰ نویسی کی اور "مفتی اعظم ہند" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کو تین بار حج کی سعادت عطا فرمائی۔ تیسرا حج استقامت فی الشریعت کے تحت بلا تصویر کھنچوائے کیا۔

مولانا مصطفیٰ رضا خاں عالم دین، مفتی، فقیہ اور شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باکمال شاعر بھی تھے لیکن والد گرامی کی طرح ان کی شاعری کا موضوع حمائد اور نعت ہی تھے۔ آپ نے ۹۱ برس کی طویل عمر پائی اور ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ/ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء بریلی میں وصال فرمایا۔ تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں بریلوی آپ کے جانشین ہوئے۔

مصنف مدینہ مسجد فیڈرل بی ایریا میں خطیب و امام ہیں۔ انھوں نے کراچی یونیورسٹی میں مولانا حامد رضا خاں بریلوی کی خدمات پر پی ایچ ڈی مقالہ تحریر کیا ہے۔

تاج الشریعہ کے حالات زندگی

مولانا محمد حنیف صدیقی

دستورِ قدرت ہر دور میں یہی رہا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے دینِ متین کو قائم رکھنے کے لئے اپنے محبوبین کو مبعوث فرماتا رہا ہے اور یہ سلسلہ سید المحبوبین خاتم المرسلین ﷺ پر ختم فرمایا۔ پھر اپنے دین کی حفاظت کا یہ عظیم ذمہ علماءِ اہلسنت کے حصے میں آیا جنہوں نے اپنی وسعت کے مطابق اس کی نگہبانی فرمائی اور اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ اسکی تبلیغ و اشاعت کا حق ادا کیا۔

انہیں عظیم شخصیات میں سے ایک عظیم شخصیت اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی ہے جنہوں نے خدمات دینیہ پیش کیں اور دین کے سورج پر جو غیروں نے غبار ڈال کر حق کو چھپانے کی کوشش کی تھی اس کو مکمل طور پر صاف وشفاف فرمایا اور حق کو پھر روشن کیا آپ کے بعد آپ کے شہزدگان حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خاں علیہما الرحمۃ نے راہِ حق کے بھٹکتے ہوئے مسافروں کو اپنے دامن کرم سے وابستہ فرمایا اور انہیں کی یادگار منظرِ شانِ اسلاف و مظہرِ حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ، بدر الطریقہ، مرجع عالم، یادگارِ حجۃ الاسلام، جانشینِ مفتیٔ اعظم، وارثِ علوم اعلیحضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ اختر رضا خاں ازہری قادری علیہ الرحمۃ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔

شجرۂ نسب

آپ کا شجرۂ نسب تاج الشریعہ علامہ مفتی اسماعیل رضا خاں ملقب بہ اختر رضا خاں ازہری بن مولانا ابراہیم رضا خاں بن مولانا حامد رضا خاں بن امام احمد رضا خاں بن مولانا نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں بن حافظ کاظم علی خاں بن محمد اعظم خاں بن سعادت یار خاں بن سعید اللہ خاں۔

آپ کی ولادتِ باسعادت ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ بمطابق ۲۳ نومبر ۱۹۴۳ء بروز منگل محلہ سوداگران، بریلی شریف، رضا نگر، انڈیا۔

اساتذۂ کرام

آپ کی تعلیم و تربیت میں حقیقی کردار حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان صاحب کا ہے، حضرت مفسرِ اعظم مولانا ابراہیم رضا خاں صاحب، بحر العلوم مفتی افضل حسین مونگیری، مفتی محمد احمد جہانگیر خان اعظم علیہم الرحمۃ اساتذہ میں سے ہیں۔

تاج الشریعہ کے سلاسل طریقت

حضور تاج الشریعہ اپنے نانا جان حضور مفتی اعظم کے خلیفہ تھے جنہیں اپنے والد ماجد اعلیحضرت اور پیر و مرشد سرکار نوری میاں سے اجازت حاصل تھی۔

حضور اعلیحضرت تیرہ سلاسل کے حامل و جامع تھے لہذا حضور مفتی اعظم کے توسل سے حضور تاج الشریعہ بھی ان تمام سلاسل کے حامل و جامع تھے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں ۵ طریقوں سے اور سلسلہ چشتیہ و نقشبندیہ اور سہروردیہ میں دو دو طریقوں سے اجازت حاصل تھی۔

؎ چشتی ہیں قادری ہیں نوری بھی اشرفی بھی
ایسا ہے شامیانہ میرے ازہری میاں کا

اسی طرح دیگر شیوخ سے آپ کو سندِ حدیث اور سندِ فقہ اور سندِ مصافحہ بھی حاصل تھی۔ حضور تاج الشریعہ کی زندگی کے مختلف پہلو ہیں۔ مشہور مقولہ ہے کہ ولی کو دیکھ کر اللہ کی یاد آجاتی ہے۔ آپ اس مقولے کی نظیر تھے۔ ان کا علمی مقام، فقہی خدمات، فتاویٰ نویسی، تحقیقی جوابات، محققانہ تصنیفات، متعدد زبانوں پر قدرت کاملہ، ان کی نعتیہ شاعری اور خطابت، غرض یہ کہ اتنی جامع الصفات اور اکمل شخصیت چند ہی نظر آتی ہیں۔

ان سب میں جو خاص بات تھی کہ وہ اپنی زبان و قلم و تصنیفات و فتاویٰ اور تقریریں یہ سب کے سب ان کے تصلب فی الدین کی سرعام گواہی دیتے تھے۔ آج جس قدر علماء اور طلبہ میں صلح کلیت پیدا ہو گئی ہے۔ شاید اگر حضور تاج الشریعہ جیسی گرانقدر علمی و عالمی اور بارعب شخصیت نہ ہوتی تو نہ جانے مفاد پرست اور مغلوب الفکر علماء فقہ و فتاویٰ کی کیا درگت بنادیتے (الامان والحفیظ)۔

حضور تاج الشریعہ اور تصلب فی الدین

حضور تاج الشریعہ کا سفر ہالینڈ کا ہوا جلسہ میں بہت سے ڈاکٹرز اور پروفیسرز ٹائی لگا کر شریک تھے آپ نے ٹائی کی حقیقت اور ٹائی کے تعلق سے عیسائیوں کے عقیدے پر بھر پور تقریر فرمائی اور ٹائی کی جتنی اقسام ہیں ان کی بھی وضاحت فرمائی۔ اس تعلق سے جلسہ کے بعد آپ سے استفتاء ہوا، آپ نے دلائل براہین کے ساتھ تشفی بخش جواب ہالینڈ روانہ فرمایا اس سلسلہ میں آپ کی کتاب مسمی "ٹائی کا مسئلہ" وجود میں آئی۔ حضور تاج الشریعہ نے یہ ہر گز نہیں سوچا کہ یورپ کے دنیاوی منصب پر فائز اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات جلسہ میں موجود ہیں اگر ٹائی کے تعلق سے گفتگو ہوئی تو کہیں یہ سب ناراض نہ ہو جائیں۔ آپ نے حکم شرع بیان فرما کر اپنے عالمانہ فقیہانہ وقار کو مجروح ہونے سے بچالیا۔

آپ اپنے اوقات کے تحفظ پر حد درجہ اہتمام فرماتے اور غیر ضروری باتوں سے پرہیز فرماتے تھے اور مطالعہ کتب، سماعت کتب، اور درسِ حدیث و فقہ، نیز فتویٰ نویسی آپ کے محبوب مشغلہ تھے۔ ساتھ ہی تصنیف میں بھی اچھا خاصا وقت صَرف فرماتے۔

المعتقد المنتقد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کے ترجمے کا کام خاصا مشکل تھا لیکن حضور ازہری میاں نے قلیل وقت میں بہ آسانی ایک عمدہ ترجمہ کر کے امتِ مسلمہ خصوصاً اہل علم پر احسان فرمایا۔ جس

طرح یہ کتاب اپنے موضوع میں منفرد و لاثانی ہے اسی طرح ترجمہ کا انداز بھی عام تراجم سے بالکل مختلف اور منفرد ہے ایک تو حضرت کی نگاہ کمزور تھی، دوسری بات یہ ہے کہ کتاب کا خط نہایت باریک حضرت کے لئے عبارت دیکھ کر ترجمہ کرنا مشکل امر تھا، مولانا شعیب رضا صاحب عبارت پڑھتے جاتے اور حضور تاج الشریعہ فی البدیہہ ترجمہ بولتے جاتے اور خود مولانا شعیب صاحب صفحہ قرطاس فرماتے۔ جہاں جب موقع میسر ہوتا ترجمہ کا عمل جاری و ساری رہتا حتیٰ کہ ٹرین اور ہوائی جہاز پر بھی یہ مبارک کام نہ رکا، اس طرح اس ترجمے کا بعض حصہ سری لنکا میں لکھا گیا اور بعض حصہ ملاوی میں اور بعض حصہ ٹرین و جہاز کے سفر پر، اور کچھ حصہ بریلی شریف میں قیام کے دوران لکھا گیا۔

حضور تاج الشریعہ جامع العلوم

حضور تاج الشریعہ مندرجہ ذیل علوم کے جامع تھے۔ ۱۔ علم تفسیر ۲۔ اصول تفسیر ۳۔ علم حدیث ۴۔ اصول حدیث ۵۔ اسماء الرجال ۶۔ جرح و تعدیل ۷۔ فقہ ۸۔ اصول فقہ ۹۔ علم الفرائض ۱۰۔ عقائد ۱۱۔ علم کلام ۱۲۔ صرف ۱۳۔ نحو ۱۴۔ علم معانی ۱۵۔ علم بیان ۱۶۔ علم بدیع ۱۷۔ منطق ۱۸۔ فلسفہ ۱۹۔ مناظرہ ۲۰۔ تکسیر ۲۱۔ علم ہیئت ۲۲۔ حساب ۲۳۔ ہندسہ ۲۴۔ ریاضی ۲۵۔ قرأت ۲۶۔ تجوید ۲۷۔ تصوف ۲۸۔ سلوک ۲۹۔ اخلاق ۳۰۔ سیر ۳۱۔ تاریخ ۳۲۔ لغت ۳۳۔ اردو ادب ۳۴۔ عربی ادب ۳۵۔ فارسی ادب ۳۶۔ عروض و قوافی ۳۷۔ توقیت ۳۸۔ جعفر ۳۹۔ رضویات ۴۰۔ ردِّ مذاہب باطل۔

بقول حضور تاج الشریعہ میں شروع شروع میں مفتی افضل حسین صاحب علیہ الرحمۃ اور دوسرے مفتیانِ اکرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا اور کبھی کبھی حضور مفتیٔ اعظم ہند کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا تھا کچھ دنوں بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا۔ میں آج ہر جگہ حضور مفتیٔ اعظم کا علمی و روحانی فیض پاتا ہوں آج جو میری حیثیت ہے وہ انہیں کی صحبت کیمیا اثر کا صدقہ ہے۔ (حیات تاج الشریعہ ۱۹۔۲۰)

حضور تاج الشریعہ تحدیثِ نعمت اور حضور مفتیٔ اعظم ہند کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے یوں ارشاد فرماتے ہیں:

مفتیٔ اعظم کا کیا ذرہ ہوا اختر رضا
محفلِ انجم میں اختر دوسر اماتا نہیں

حضور تاج الشریعہ کا زہد و تقویٰ

حضور تاج الشریعہ رحمہ اللہ کی زہد و تقویٰ سے متصف زندگی اخلاق و کردار اور بے شمار خصائل و اوصاف حمیدہ کا روشن آئینہ ہے۔ جنہیں دیکھ کر اسلاف اور اولیائے کرام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور حدیث رسول "اذا رؤا ذکر اللہ" کے دلکش مناظر نگاہوں کے سامنے گردش کرنے لگ جاتے۔ یہ سب زہد و تقویٰ، اتباعِ شریعت اور احیاءِ سنت کا نتیجہ ہے۔

جون ۲۰۰۸ء میں سیدی حضور تاج الشریعہ رحمہ اللہ، اودے پور (راجھستان) تشریف لائے، مریدین و معتقدین کا ہزاروں کا مجمع تھا۔ جیسے ہی قبلہ حضور تاج الشریعہ ائیر پورٹ سے باہر جلوہ فرما ہوئے، چند حضرات نے موبائل، کیمرہ کے ذریعے حضور تاج الشریعہ کا عکس لینے کی کوشش کی، فوراً ہبانگ دہل فرمایا: خبردار کوئی شخص تصویر کشی نہ کرے فوٹو کھینچنا اور کھینچوانا اسلام میں حرام ہے۔ لوگوں نے حضور تاج الشریعہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کیمرہ وغیرہ فوراً بند کر لیا۔ تقویٰ و طہارت، زہد و ورع کی یہ نادر مثالیں آج کے پر فتن دور میں نایاب ہیں۔ جو لوگوں کے لئے درس عبرت اور نمونہ عمل ہیں۔

پابندِ صوم و صلوۃ کا یہ اہتمام کہ سفر و حضر، راحت و تکلیف، کمزوری و توانائی کسی لمحہ بھی نماز کی پابندی سے غفلت نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ نماز کا وقت ہوتے ہی چاہے اسٹیشن ہو یا ائیر پورٹ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے تھے۔ (بقول شہاب الدین رضوی صاحب) حضور تاج الشریعہ رحمہ اللہ کے ساتھ سفر میں تقریباً ۱۵ سال رہا ہوں میں نے کبھی بھی کوئی فعل خلافِ شریعت و سنت نہ دیکھا اور کسی وقت بھی نماز میں سستی نہ دیکھی گئی۔

حضور تاج الشریعہ کی تصانیف و تراجم

الحق المبین (عربی، اردو)، ٹی وی اور ویڈیو کا شرعی آپریشن، تصویروں کا شرعی حکم، تین طلاقوں کا شرعی حکم، دفاعِ کنز الایمان، ٹائی کا مسئلہ، آثارِ قیامت، حاشیۂ بخاری، سفینۂ بخشش (نعتیہ دیوان)، اسکے علاوہ دیگر علوم پر آپکی تصانیف موجود ہیں۔

وصالِ پُر ملال

شیخ الاسلام و المسلمین، قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ ۶ ذیقعدہ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

اختر قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر ایک قادری کے لئے

مصنف دار العلوم مصلح الدین کراچی کے فاضل ہیں، تدریس سے وابستہ ہیں اور جامع سلیم حنفیہ عالمگیر مسجد، بابر مارکیٹ لانڈھی کے ناظم اعلیٰ ہیں۔

جہانِ اختر

☆ جولائی ۲۰۱۹ء میں شہر کراچی میں تاج الشریعہ کے پہلے عرس کی درج ذیل تقاریب منعقد ہوئیں: ★ ۵ جولائی: زیر اہتمام بزم رضا و جماعت اہل سنت ☆ ۶ جولائی: زیر اہتمام فیض احمد رضا کمیٹی ✪ ۶ جولائی: زیر اہتمام سید زمان علی جعفری و انتظامیہ مسجد فیضیہ ☆ ۷ جولائی: زیر اہتمام بزم رضا شعبہ خواتین ★ ۷ جولائی: زیر اہتمام محدث بریلوی لائبریری ☆ ۸ جولائی: زیر اہتمام مولانا اکرام المصطفیٰ اعظمی ✪ ۸ جولائی: زیر اہتمام بزم تاج الشریعہ ☆ ۹ جولائی: زیر اہتمام پیر سید عبد القادر حسین شیرازی ★ ۹ جولائی: زیر اہتمام جمعیت اشاعت اہل سنت نور مسجد ☆ ۱۰ جولائی: زیر اہتمام جمعیت رضائے مصطفیٰ ✪ ۱۰ جولائی: زیر اہتمام مفتی عطا المصطفیٰ اعظمی ☆ ۱۱ جولائی: زیر اہتمام انجمن ضیاء طیبہ ★ ۱۳ جولائی: زیر انتظام کمیٹی جامع مسجد محمدی بزم فیض رضا گلبہار ☆ ۱۴ جولائی: زیر اہتمام جمعیت رضائے مصطفیٰ و بزم حبیبیہ ✪ ۱۴ جولائی: زیر اہتمام دار العلوم برکاتیہ ☆ ۷ جولائی: زیر اہتمام حافظ محمد اسلم قادری ★

تاج الشریعہ کی تصانیف

ڈاکٹر رضوانہ سحر

تاریخ اسلام میں ایسے بے شمار نام محفوظ ہیں جن کے کارہائے نمایاں رہتی دنیا تک یاد رکھے جائیں گے۔ مرشدِ گرامی تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی عالم اسلام کی ان شخصیات میں ہوتا ہے جو اپنے دور میں مرجع علماء رہیں اور خواص وعوام جن سے اکتساب فیض کرتے رہے۔

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری جیلانی کے لخت جگر، مفتیٔ اعظم ہند علامہ مفتی مصطفی رضا خاں قادری نوری کے سچے جانشین، حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی کے مظہر اور سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی کی برکات وفیوضات کا منبع اور ان کے علوم وروایات کے وارث وامین ہیں۔

ان عظیم نسبتوں کا فیضان آپ کی شخصیت میں اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کی صورت میں تاحیات جھلکتا رہا۔ حضرت علامہ مفتی عبد الرحیم صاحب بستوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "سب ہی حضرات گرامی کے کمالات علمی و عملی سے آپ کو گراں قدر حصہ ملا ہے۔ فہم وذکا، قوت حافظہ وتقویٰ سیدی اعلیٰ حضرت سے، جودت طبع ومہارت تامہ (عربی ادب) میں حضور حجۃ الاسلام سے، فقہ میں تبحر واصابت سرکار مفتیٔ اعظم ہند سے، قوت خطابت وبیان والذی وقار مفسر اعظم ہند سے۔ یعنی وہ تمام خوبیاں آپ کو وارثت میں حاصل ہیں جن کی رہبر شریعت و طریقت کو ضرورت ہوتی ہے۔ (پیش گفتار، شرح حدیث نیت، صفحہ ۴)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ اپنے جد امجد، مجدد دین ملت سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے مظہر اتم اور پر تو کامل ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحریری خدمات اور طرز تحریر محتاج تعارف نہیں ہے۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ میدان تحریر میں بھی اعلیٰ حضرت کا عکس جمیل نظر آتا ہے۔ آپ کی تصانیف و تالیفات اور تحقیقات مختلف علوم و فنون پر مشتمل ہیں۔ تحقیقی انداز، مضبوط طرز استدلال، کثرت حوالہ جات، سلاست وروانی آپ کی تحریر کو ایک شاہکار بنا دیتی ہے۔

حضرت محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: "تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں، آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔" (حیات تاج الشریعہ، صفحہ ۲۶)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ افتاء و قضا، کثیر تبلیغی اسفار اور دیگر بے تحاشہ مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی تادم مرگ جاری رکھے رہے۔ آپ کی قلمی نگارشات کی فہرست جو حاصل ہو سکی وہ درج ذیل ہے۔

اُردو تصانیف

۱۔ ہجرت رسول ﷺ
۲۔ آثار قیامت
۳۔ ٹائی کا مسئلہ
۴۔ حضرت ابراہیم کے والد تارخ یا آزر
۵۔ ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن مع شرعی حکم
۶۔ شرح حدیث نیت
۷۔ سنو، چپ رہو (دوران تلاوت نعرۂ "حق نبی" کی ممانعت)
۸۔ دفاع کنز الایمان
۹۔ الحق المبین
۱۰۔ تین طلاقوں کا شرعی حکم
۱۱۔ کیا دین کی مہم پوری ہو چکی؟
۱۲۔ جشن عید میلاد النبی ﷺ
۱۳۔ سفینۂ بخشش (منظومات)
۱۴۔ تبصرہ برحدیث افتراق امت
۱۵۔ تصویر کا مسئلہ
۱۶۔ اسمائے سورۂ فاتحہ کی وجہ تسمیہ
۱۷۔ القول الفائق بحکم الاقتداء بالفاسق
۱۸۔ افضلیت سیدنا صدیق اکبر وسیدنا فاروق اعظم
۱۹۔ سعودی مظالم کی کہانی
۲۰۔ المواہب الرضویہ فی فتاویٰ الازہریہ (المعروف فتاویٰ تاج الشریعہ)
۲۱۔ چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کی ادائیگی
۲۲۔ تقدیم، تجلیۃ السلم فی مسائل نصف العلم از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی)
۲۳۔ تراجم قرآن میں کنزالایمان کی اہمیت
۲۴۔ منحۃ الباری فی حل صحیح البخاری
۲۵۔ ملفوظات تاج الشریعہ (غیر مطبوعہ)
۲۶۔ حاشیہ المعتقد المنتقد
۲۷۔ رویت ہلال کا ثبوت
۲۸۔ ایک غلط فہمی کا ازالہ

عربی تصانیف

۲۹۔ الحق المبين
۳۰۔ الصحابة نجوم الاهتداء
۳۱۔ شرح حديث الاخلاص
۳۲۔ نبذة حياة الامام احمد رضا
۳۳۔ حاشيه عصيدة الشهده شرح القصيدة البرده
۳۴۔ الفرده شرح القصيدة البردة
۳۵۔ حاشية الازہری على صحيح البخاری
۳۶۔ تحقيق أن أباسيدنا إبراهيم (تارخ لا آزر)
۳۷۔ مراة النجديه بجواب البريلويه (حقيقة البريلويه)
۳۸۔ القمح المبين لامال المكذبين

۳۹- روح الفواد بذکریٰ خیر العباد(منظوم)

۴۰- نهاية الزين في التخفيف عن أبي لهب يوم الإثنين

۴۱- سد المشارع على من يقوان الدين يستغني عن الشارع

عربی ترجمہ کتب امام احمد رضا محدث بریلوی:

۴۲- برکات الامداد لاہل استمداد

۴۳- فقہ شہنشاہ

۴۴- عطایا القدیر فی حکم التصویر

۴۵- صلاۃ الصفا بنور المصطفیٰ

۴۶- تیسیر الماعون لسکن فی الطاعون

۴۷- شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

۴۸- قوارع القهار فی الردالمجسمة الفجار

۴۹- الهاد الکاف فی حکم الضعاف

۵۰- سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

۵۱- داماں باغ سبحان السبوح

۵۲- انهی الاکید

۵۳- حاجز البحرین

۵۴- اہلاک الوہابین علی توہین القبور المسلمین (صیانۃ القبور)

۵۵- القمر المبین

۵۶- فتاویٰ رضویہ (جلد اول)

اردو ترجمہ کتب امام احمد رضا محدث بریلوی:

۵۷- انوار المنان فی توحید القرآن

۵۸- المعتقد المنتقد مع المعتمد المستمد

۵۹- الزلال النقیٰ من بحر سبقة الاتقی

۶۰- قصیدتان رائعتان

۶۱- عطایا القدیر (ترجمہ عبارات)

۶۲- فضیلت نسب (اراۃ الادب لفاضل النسب)

انگریزی تصانیف:

63. Aasar e Qiyamat

64. Azhar ul Fatawa

65. Tai ka masala

66. A Just answer to the biased Author

67. The Companions are the Stars of Guidance

68. Of Pure Origin

خاندانِ رضوی اور مسند فتاوی نویسی:

۱۸۱۶ء میں روہیلہ حکومت کے خاتمہ، بریلی پر انگریزوں کے قبضہ کے بعد بریلی کی مسند افتاء خالی تھی۔ایسے نازک دور میں امام العلماء علامہ مفتی رضا علی خاں علیہ الرحمہ نے بریلی کی مسند افتاء کو رونق بخشی ۔یہیں سے خانوادۂ رضویہ میں فتاویٰ نویسی کی عظیم الشان روایت کی ابتدا ہوئی۔(بحوالہ: مولانا نقی علی خاں، حیات اور کارنامے، صفحہ ۷۸)

اس طرح ۱۸۳۱ء سے ۲۰۱۸ء تک یہ تابناک سلسلہ جاری ہے۔یعنی خاندان رضویہ میں فتاوٰی نویسی کی ایمان افروز روایت ۱۸۷ سال سے مسلسل چلی آرہی ہے۔حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری علیہم الرحمہ ۱۹۶۷ء سے تادم وصال (۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء) تقریباً ۵۱ سال تک یہ عظیم خدمت بحسن وخوبی سرانجام دیتے رہے۔(بحوالہ: فتاویٰ بریلی شریف، صفحہ ۲۲)

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی خانوادۂ رضویہ کی اس عظیم روایت کو جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان دام ظلہٗ علینا کے ذریعہ تادیر قائم رکھے۔آمین

مصنفہ شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں اور ''مولانا وصی احمد محدث سورتی کی خدمات'' پر مقالہ لکھ کر کراچی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کر چکی ہیں۔

کل نفس ذائقۃ الموت

خطاب: تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں قدس سرہ

سماعت و ترتیب: سید کاشف حسین

نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیات اعمالنا من یھد اللہ فلا مضلہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و نشھد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ و دین الحق ارسلہ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ و علیٰ و الہ و صحبہ اجمعین و بارک وسلم ابدا۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **"کل نفس ذائقۃ الموت"**

صدق اللہ و مولانا العلی العظیم و بلغنا رسولہ النبی الکریم الامینَ المتین و نحن علی ذلک لمن الشاھدین و الشاکرین و الأمنین و المطئنین و لموقنین و الحمد للہ رب العلمین۔

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد طب القلوب و دوائھا و عافیۃ الابدان و شفائھا و نور الابصار و ضیائھا و الہ و صحبہ۔ الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ

؎غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلہ دین مددے کعبہ ایمان مددے
انتظار کرم تست من عینی را
اے خدا بین و خدا جود و خداداں مددے

یہ محفل نعت بہت مبارک و مسعود اور انشاء اللہ تبارک و تعالی سرکارِ مدینہ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تبارک و تعالی علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اور ان کے خدائے برتر کی بارگاہ میں مقبول (ہے)۔ اللہ تبارک وتعالی ہمارا یہاں پر حاضر ہونا، نعت سننا، نعت پڑھنا اور منظوم و منثور نذرانہ عقیدت پیش کرنا ہمارے لیے توشہ آخرت بنائے ذریعہ مغفرت بنائے ہمارے لیے، ہماری اولاد کے لیے اور ہمارے تمام متعلقین کے فلاح ونجات واصلاح کا ذریعہ بنائے۔

یہ محفلِ نعت سیدنا سرکار حجۃ الاسلام (شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خاں) رضی اللہ تبارک و تعالی عنہ کے یوم وصال کی یاد میں منعقد کی گئی ہے۔

یہ بھی ہم لوگوں کا ایک طرز محبت ہے کہ ہم لوگ اپنی ہر محفل کا آغاز اور انجام ذکر پاک مصطفی صلی اللہ تبارک و تعالی علیہ وسلم پر کرتے ہیں اور کیوں نہ کریں کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک و تعالی علیہ والہ وسلم کتاب کون کا عنوان ہیں اور سب کی ابتداء اور سب کی انتہاء۔ سب کی ابتداء انہی سے ہے، سب کا ابداء وہی ہیں اور سب کی انتہاء انہی تک ہے، سب کا منتہاء وہی ہیں۔

سیدنا سرکار حجۃ الاسلام کی یہ محفل بھی اسی لیے محفل نعت میں بدل گئی اور کیوں نہ بدلے کہ سیدنا سرکار حجۃ الاسلام رضی اللہ تبارک وتعالی عنہ نے اپنے والد ماجد کی طرح اپنی ساری زندگی ذکر پاک مصطفی میں، نعت پاک مصطفی میں صرف کردی۔ تو بالکل مناسب ہے کہ ان کی یاد کے ساتھ یادِ مصطفی صلی اللہ تبارک و تعالی علیہ والہ وسلم ایسی بندھی ہوئی ہے کہ جیسے وہ یادِ مصطفی میں فانی تھے اور یادِ مصطفی صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ وسلم میں نام پاک مصطفی صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ والہ وسلم پر مر مٹے تھے تو ان کی اس محفل پر یہ رنگ نازا ایسا غالب ہوگیا کہ عاشق کے ذکر کو مغمور کرلیا، عاشق کے ذکر کو مستور کرلیا اور عاشق کے ذکر کو فنا کردیا۔

سیدنا سرکار حجۃ الاسلام رضی اللہ تبارک و تعالی عنہ آج ہم میں نہیں ہیں اور جو بھی یہاں آیا ہے اس کے لیے یہ اعلان عام ہے کہ جو یہاں آیا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہے گا ایک دن اس کو جانا ہے اور ہر آنے والے کو ہر پیدا ہونے والے کو ہر زندہ کو ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کل نفس ذائقۃ الموت ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔ لیکن یہ اللہ تبارک وتعالی کا کرم ہے کہ سیدنا سرکار ابد قرار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ و الہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالی نے عین الحیات بنایا ہے، سرچشمہ حیات بنایا ہے اور ان کے سبب سے اور ان کے طفیل میں ان سے ان کے لیے اللہ تبارک وتعالی نے ہر زندگی والے کو زندگی عطا فرمائی ہے تو اس رنگ کے ساتھ زندگی عطا فرمائی ہے کہ ہمیشہ کے لیے زندہ کردیا۔ ایک عالم نبیل فاضل جلیل ہمارے اسلاف میں سے ایک عالم جلیل القدر یہ فرماتے ہیں انما خلقتم بالابداے لوگوں تم ہمیشہ کے لیے پیدا ہوئے ہو۔ یہی قرآن کریم جہاں یہ اعلان کررہا ہے کہ ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے بعینہ اسی اعلان میں جہاں وہ موت کا پتہ دے رہا ہے وہیں اس آیت کریمہ میں اس شخص کی حیات کا اور اس نفس کی بعد موت زندگی کا پتہ بھی دے رہا ہے۔

موت ہمارے نزدیک امر وجودی ہے قرآن فرما رہا ہے کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے تو جب کوئی چیز موجود ہوگی جب ہی چکھی جائے گی۔ آپ کو چائے کا مزہ چکھنا ہے تو چائے موجود ہوگی تو چکھی جائے گی۔ پھر چکھنے میں کیا ہوتا ہے کہ وہ اس کو چکھ لیا چکھنے کے بعد وہ شئ جتنی مقدار میں چکھی وہ شئ معدوم ہوگئ لیکن چکھنے والا باقی رہتا ہے۔ بلا تشبیہ و تمثیل خدا فرما رہا ہے کہ ہر متنفس کو ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ یعنی تمہیں ہم نے مصطفی صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ والہ وسلم سے پیدا کیا ہے، مصطفی کے لیے زندہ کیا ہے تو تمہاری زندگی کا اب یہ عالم ہے کہ تمہیں ہمیشہ کے لیے زندگی دے دی ہے۔ یہ ایک لمحہ کے لیے، ایک آن کے لیے موت کا مزہ چکھنا بھی اسی لیے ہے کہ ابدیت ہماری صفت ہے تو ہم نے چاہا خلق اور مخلوق کے درمیان امتیاز قائم رہے تو ہم نے ہر مخلوق کے اوپر ایک دورِ فنا کو بھیجا لیکن پھر یہ کرا ہے کہ بعد فنا پھر بقا دی۔

تو جو آیا ہے اسے موت کا مزہ چکھنا ہے اور موت کے بعد اس کا نفس باقی رہتا ہے اسی قرآن کریم سے ثابت ہے۔ نہ اس میں کسی کافر کی تخصیص نہ مومن کی،

نہ اس میں کسی منکر کی تخصیص نہ معترض کی تخصیص، نہ اس میں متقی کی تخصیص، نہ فاجر و فاسق کی تخصیص۔ ہر شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے ایک لوح حیات عطا کی گئی ہے۔ مرنے کے بعد فرق یہ ہے کہ کافر اپنے عذاب میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور محمد الرسول صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کا سچا غلام اپنے ثواب اور نعیم میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اسی لیے میرے سرکار ابد قرار جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قبر یا تو جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہوتی ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتا ہے۔ جو اس دنیا میں آیا ہے اس کو ایک لمحے کے لیے ایک آن کے لیے موت تو آتی ہے لیکن اس کے بعد پھر اس کو زندگی عطا فرمادی جاتی ہے۔ اب مدارِ حیات اور منازلِ حیات مختلف ہیں۔ جو پسماندہ ہیں، جن کی روحیں پست ہیں ان کو پست زندگی عطا کی جاتی ہے۔ اور جن کی روحیں بلند ہیں ان کو ان کے مدارجِ روح کے مناسب اعلیٰ حیات عطا کی جاتی ہے اور ایسی حیات عطا کی جاتی ہے جس حیات کا ہم شعور نہیں کر سکتے اور اس کی حقیقت ہم نہیں بتا سکتے ہیں۔

محمد الرسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل زندگی سب کو ملی، مرنے کے بعد بھی سب کو زندگی ملی لیکن ان کے ماننے والوں کے اور ان کے نام پر سر کٹانے والوں کے رتبے کچھ اور ہی بلند ہیں۔ قرآن فرماتا ہے لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ ان کو مردہ مت کہو جو اللہ کی راہ میں سر کٹاتے ہیں۔ قرآن فرمارہا ہے بل احیاء بلکہ وہ تو زندہ ہیں، ولکن لا تشعرون ان کو ایسی زندگی عطا فرمادی ہے جو اس دنیاوی زندگی سے بدرجہا اعلیٰ ہے تمہیں اس زندگی کی حقیقت کا شعور نہیں ہے۔

کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ ہم نے جہاد میں میدان جنگ میں اس کے سر کو کٹتا دیکھا اور ہم نے اس کو مرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہماری زبان پر تالا لگادیا گیا کہ اسے مردہ مت کہو تو مردہ ہم نہیں کہیں گے لیکن ابھی دل پر تالا نہیں ہے تو دل سے ہم اس کو مردہ جانیں گے تو دل کا بھی دروازہ بند کردیا گیا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ اموات بل احیاء عند ربھم یرزقون۔ ارے کسے باشد! اے شخص سمجھنے والے! تو ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے مردہ مت سمجھنا بلکہ وہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کی زندگی حقیقی، روحانی اور جسمانی ہے جیسے دنیا میں کھاتے پیتے تھے اپنے رب کے نزدیک بھی ان کو کھانا ملتا ہے۔ یہ تو اس کی زندگی کا عالم ہے کہ جس کو ایک آن کے لیے تلوار کا وار لگا تو اس کو ایسی زندگی مل گئی کہ وہ زندگی روحانی بھی ہے، جسمانی بھی ہے، حقیقی زندگی ہے اور اس دنیاوی زندگی سے کہیں بدرجہا برتر و بالا ہے۔

میرے رسول کریم سرور عالم صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم جب فضل شہادت بانٹنے پر آئے اور جب زندگی بانٹنے پر آئے۔ محمد الرسول اللہ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خوشنودی کے لیے جس نے تلوار کا وار کھایا اس کے لیے قرآن نے ایسی زندگی بتائی۔ محمد الرسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کا کرم جوش میں آیا تو فضلِ شہادت اسی پر موقوف نہیں رکھا جس کو تلوار کا وار لگا ہو۔ فضلِ شہادت کو اس کے لیے بھی عام اُس کے لیے بھی عام کیا یہاں تک کہ میرے سرکار فرماتے ہیں دنیا کی کالی کلوٹی کسی بھی کوئی ہو اور اس سے کوئی عشق کرتا ہو اور پھر اس عشق میں محمد الرسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شریعت پر ایسی نگاہ کرتا ہو کہ عشق کرے، پرہیزگار رہے اور لب پر حرف عشق نہ لائے عشق کو ظاہر نہ کرے عشق کو چھپالے اور پھر اس عشق میں مرجائے اس محبوب دنیاوی کے عشق میں مرجائے تو فرماتے ہیں کہ شہید مرے گا، ہمیشہ کے لیے زندہ ہوجائے گا۔

یہ تو وہ عالم ہے کہ میرے رسول کریم سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے ایک حکم کا جو کوئی دنیاوی زندگی بھر پاس کرے اس کے لیے میرے رسول کریم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ والہ وسلم فضل شہادت بانٹ رہے ہیں۔ تو پھر ان کے مرتبے بتاؤ، ان کی عظمتیں بتاؤ اور ان کی زندگی کا حال بتاؤ جو جیتے جی نام پاک مصطفیٰ پر مرگئے، جو جیتے جی شریعت پاک مصطفیٰ کے ہاتھ میں ایسے مردہ ہوگئے جیسے نہلانے والے کے ہاتھ میں مردہ۔ پھر ان کی زندگی کا کیا عالم ہوگا؟ ان کی زندگی کا عالم جو ہے ان پر نازل ہونے والا قرآن بتارہا ہے الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ارے سن لو! ارے جو ایسے ہیں وہ اللہ کے قریب ہیں اور بعد وصال وہ ایسے قریب ہوگئے کہ اکثر مراتب قرب کو پہنچ گئے اب ان کے اوپر کسی بات کا خوف ہے نہ کسی بات کا غم ہے۔

دنیا سمجھتی ہے کہ یہ جو مرجاتے ہیں معاذ اللہ یہ ہمیشہ کے لیے مرجاتے ہیں، مٹی کا ڈھیر ہوجاتے ہیں اور یہ کچھ نہیں کرسکتے اور کوئی مدد نہیں کرسکتے اور ان سے مدد چاہنا شرک ہے اور ان کے مزاروں پر جانا اور حاجت روائی کے لیے فریاد کرنا یہ شرک ہے۔ میرے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نے دو لفظوں میں اتنا بہترین جواب دیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

ع حاکم حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کسی آیت خبر کی ہے

یہ نرالا شرک ہے کہ حاکم کے پاس جائیں مدد چاہیں تو شرک نہ ہو، حکیم کے پاس جائیں دوا چاہیں تو مشرک نہ ہوں یہ شرک نہ ہو اور ہم ان اولیائے کرام کی بارگاہوں میں چلے جائیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے قرآن کریم میں ایسا زندہ (ارشاد) فرمایا ہے اور ایسا زندہ جاوید فرمایا ہے کہ قیامت تک ان کی زندگی پر رجسٹری فرمادی کہ وہ ہماری حضرت قرب میں پہنچ گئے تو ایسے ہوگئے کہ ان کو نہ کسی بات کا خوف ہے نہ ان کو کسی بات کا رنج ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ غلامانِ مصطفیٰ پر محبوبیت محمد الرسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پورا پر تو ڈالا ہے کہ وہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ والہ وسلم کو چاہ کر کے ہمارے محبوب ہوگئے اور جب ہمارے محبوب ہوگئے تو نہ ان کو اس بات کا ڈر ہے کہ وہ غلاموں کے لیے دعا کریں گے تو وہ قبول نہیں ہوگی، نہ اس بات کا ان کو رنج ہے۔

ان کا وہ عالم ہے جو ان کے محبوب مصطفی صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ والہ وسلم کا عالم تھا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ والہ وسلم میں آپ کے رب کو دیکھتی ہوں کہ جو آپ چاہتے ہیں وہ فرمادیا کرتا ہے۔ تو یہ کس کہ محبوب ہیں مصطفی ﷺ کے محبوب ہیں ان کو بھی امن و امانِ دائمی کی بشارت ہے اور محبوبیت کی ان کو بشارت ہے کہ یہ ہمارے محبوب ہیں ان کو نہ کسی بات کا رنج ہے نہ ان کو کسی بات کا خوف ہے۔

جو یہ سمجھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تبارک وتعالی علیہ والہ وسلم معاذاللہ معاذاللہ مر کر مٹی میں مل گئے اور جو ان کے اولیائے کرام کو مٹی کا ڈھیر سمجھتے ہیں خدا کی قسم وہ اپنی ہی حقیقت نہیں سمجھتے۔ اگر وہ اپنی حقیقت سمجھے ہوتے تو ایسا نہ کہا ہوتا اور انہوں نے حضرات اولیائے کرام کے متعلق ایسا کہہ کر حضرات اولیائے کرام کا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنا ایمان بگاڑا ہے اور اپنی حقیقت سے انہوں نے بے خبر ہونے کا پتہ دیا ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اللہ تبارک و تعالی نے انسان کو کیسا کمال والا بنایا ہے اور کیسی کیسی بلندیوں اور کمالات کی اس کو صلاحیت عطا فرمائی ہے۔

آدمی اپنی روح کو دیکھے کہ یہ روح آدمی کے کارخانۂ جسم کا ایک فرمانروا ہے، یہ ایک سلطان اعظم ہے۔ آپ یہ سمجھتے ہو کہ اس عالم بیداری میں آپ اس ہاتھ سے کام کرتے ہو، عالم بیداری میں اس آنکھ سے دیکھتے ہو، عالم بیداری میں اس کان سے سنتے ہو، عالم بیداری میں اس ہونٹ سے بولتے ہو، اس زبان سے چکھتے ہو، عالم بیداری میں اپنے اس جسم کے آلات سے تم کام کرتے ہو، بے شک عالم بیداری میں تم کام کرتے ہو یہی جسم کام کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن بولو اگر روح نہ ہو تو یہ جسم کام کرے گا؟ دنیا میں آپ کی حاضری اسی روح سے لکھی ہوئی ہے اور یہ روح نہ ہو تو غیر حاضر۔ دنیا کہتی ہے چلے گئے۔ کہاں چلے گئے، یہ پڑے ہوئے ہیں لیٹے ہوئے ہیں کہاں گئے لیکن روح چلی گئی۔ تو روح کا اعتبار ایسا ہے کہ روح چلی گئی تو کہتے ہیں کہ انسان چلا گیا۔ معلوم یہ ہوا کہ انسان کی فضیلتیں اور انسان کے کمالات باعتبار روح ہیں اور روح کے اعتبار سے اس کی زندگی اس کا وجود ہے۔ اب جسم پڑا رہے موجود رہے ہزار برس تک موجود رہے لیکن دنیا یہی کہے گی کہ وہ شخص چلا گیا۔

تو دیکھو! اس روح کے تصرف کا عالم کہ جب عالم بیداری میں یہ جسم سے خدمت لیتی ہے اور جب روح اس جسم کو آرام کرنے کی اجازت دیتی ہے تو جسم معطل ہو جاتا ہے، بےکار ہو جاتا ہے، لیکن کیا روح بھی بےکار ہو جاتی ہے؟ آپ سو رہے ہیں آرام کر رہے ہیں لیکن اب آپ ہاتھ کو بھی چلتا دیکھتے ہیں، پیر کو بھی چلتا دیکھتے ہیں، آنکھ کو بھی بینا دیکھتے ہیں، گوش کو بھی سنوا دیکھتے ہیں، لب کو بھی گویا دیکھتے ہیں، زبان کو بھی ذائقہ محسوس کرتے ہیں، ناک میں بھی ایک سونگھنے کی کیفیت ہے اس کو بھی محسوس کرتے ہیں تو کیا یہ ناک سونگھ رہی ہے، کیا یہ لب بول رہے ہیں، کیا یہ کان سن رہے ہیں، کیا یہ آنکھ دیکھ رہی ہے، کیا یہ ہاتھ کام کر رہا ہے، کیا یہ پیر کام کر رہا ہے۔ سنو سنو! یہ روح عالم امر سے ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے قل الروح من امر ربی روح جو تم سے سوال کرتے ہیں اے میرے محبوب! ان کو بتادو کہ روح میرے رب کے عالم امر سے ہے، میرے رب کی معمور ہے اور رب نے روح کو اپنے تصرف کا مظہر فرمایا ہے۔

اللہ تبارک و تعالی فاعل حقیقی ہے بلاآلات، بلاجوارح تصرف کرتا ہے۔ نہ اس ہاتھ کا محتاج ہے، نہ اس آنکھ کا محتاج ہے، نہ اس زبان کا محتاج ہے، نہ اس کان کا محتاج ہے، نہ اس پیر کا محتاج ہے۔ اللہ تبارک و تعالی نے اپنے تصرف کو سمجھانے کے لیے روح میں اپنے تصرف کا جلوہ کارفرما کیا کہ نہ روح اس ہاتھ کی محتاج ہے، نہ روح اس پیر کی محتاج ہے، نہ روح اس آنکھ کی محتاج ہے، نہ روح اس کان کی محتاج ہے۔ بغیر ہاتھ کے عمل کرتی ہے، بغیر پیر کے چلتی ہے، بغیر لب کے بولتی ہے، بغیر کان کے سنتی ہے، بغیر آنکھ کے دیکھتی ہے اور اس کے باوجود ایک تعلق جسم سے بھی ہے۔ اگر جسم سے تعلق نہ ہو تو مرے میں اور سوتے میں کوئی فرق نہ ہو۔ حالانکہ سوتے میں اور مرے میں فرق محسوس ہوتا ہے، دنیا سمجھتی ہے کہ یہ سو رہا ہے، فلانہ مر گیا۔

تو روح ایک تعلق اپنے جسم سے بھی رکھتی ہے اور اس کے باوجود پھر روح کے تصرف کی تیزی۔ آپ کا پیر اتنا نہیں چل سکتا جتنا روح چلتی ہے اور پیر تو پیر ہے، آپ کا ہوائی جہاز اتنی مسافت طے نہیں کر سکتا جتنی روح کرتی ہے، آپ کا راکٹ اتنی مسافت طے نہیں کر سکتا جتنی روح کرتی ہے آپ کی آنکھ وہ نہیں دیکھ سکتی جو روح دیکھتی ہے، آپ کا کان وہ نہیں سن سکتا جو روح سنا کرتی ہے۔ روح کا تصرف اس جسم کے تصرفات سے نرالا ہے اور اس کا تصرف کہیں زیادہ ہے۔

اس تصرف میں کسی کی تخصیص نہیں ہے۔ کافر کی روح بھی خواب میں ایسا ہی تصرف کر لیتی ہے، مومن کی روح بھی خواب میں ایسا ہی تصرف کر لیتی ہے، فاسق کی روح بھی خواب میں ایسا ہی تصرف کر لیتی ہے، فاجر کی روح بھی خواب میں ایسا ہی تصرف کر لیتی ہے، بزرگ و برتر کی روح بھی تصرف کرتی ہے اور کم سے کم تر کی روح بھی تصرف کرتی ہے۔ فرق مدارج کمال کا ہے۔ جس کی روح بلند ہے اس کے تصرفات بلند، جس کی روح پست ہے اس کے تصرفات اس کی پستی کے مطابق پست ہوتے ہیں۔ تو یہ روح بتا رہی ہے کہ سو گئے، جسم معطل ہو گیا لیکن جسم میں مقید ہونے کے بعد اس کی آزادی کا یہ عالم ہے کہ تھوڑی سی دیر کو آنکھ لگی ہے اور روح دنیا و جہاں کی خبر لے آئی۔ روح جسم کے معطل ہونے کے بعد ایسا عمل کرتی ہے تو مرنا کیا ہے۔ مرنا یہی تو ہے کہ روح کا جو ایک تعلق جسم سے تدبیر کا تھا کہ وہ جسم کے آلات کی اور جسم کی نشو و نما کی تدبیر کرتی تھی، اب مر گیا تو جسم کی وہ نشو و نما نہیں ہوگی، جسم کی وہ تدبیر نہیں ہوگی، اب یہ آلات کام نہیں کریں گے۔ لیکن اس سے یہ سمجھ لینا کہ روح بھی مر گئی تو روح نہیں مرتی ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے اس کا ایمان پختہ نہیں۔ قرآن فرماتا ہے کل نفس ذائقة الموت ہر جسم موت کا مزہ چکھے گا لیکن اس

کے بعد اس کی روح واپس ہو گی۔

صحیح احادیث میں آتا ہے کہ مردہ اپنے کفنانے والے کو جانتا ہے، اپنے غسل دینے والے کو جانتا ہے، اپنے لے چلنے والے کو جانتا ہے، قبر میں اتارنے والے کو جانتا ہے۔ اچھا مردہ ہے تو کہتا ہے کہ تجھے خدا کا واسطہ مجھے جلدی لے چل۔ اُس کو انتظار ہوتا ہے کہ قبر میں جو جنتی آسائشیں اور جنت کے جو اسباب عیش اس کا انتظار کر رہے ہیں تو اس کو اس نئے گھر کی جلدی ہوتی ہے تو خدا کے واسطے دیتا ہے کہ مجھے جلدی لے چل۔ اور کافر کا مردہ ہے، وہابی کا مردہ ہے، دیوبندی کا مردہ ہے، تو میں نہیں کہتا ہوں مصطفیٰ (صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی حدیث کہتی ہے کہ وہ خدا کے واسطے دیتا ہے کہ مجھے میری قبر تک مت لے چل۔ اس عذاب سے گھبراتا ہے جو عذاب اس کے لیے قبر میں تیار ہے۔ جسم تو مر گیا اب یہ کونسی چیز ہے جو خدا کے واسطے دے رہی ہے، نہلانے والے کو جان رہی ہے، کفنانے والے کو جان رہی ہے، خوشامدیں کر رہی ہے، قبر میں اتارنے والے کو جان رہی ہے، قبر پر کون آیا ہے اس کو جان رہی ہے، قبر پر سلام کرنے والے کا جواب دے رہی ہے؟ یہی روح ہے جو سونے میں کام کر رہی تھی وہ مرنے کے بعد بھی کام کرتی ہے۔ یہ بھی مشاہدہ ہے کہ آدمی آدمی برابر نہیں۔ آدمی آدمیوں کے جسم برابر نہیں۔ کوئی دس کلو وزن ایک ہاتھ میں اٹھا لیتا ہے اور کوئی ایک کلو بھی نہیں اٹھا سکتا۔ تو جسم جسم بھی برابر نہیں تو روحیں روحیں بھی برابر نہیں ہیں۔ کاملوں کی روحیں حالت حیات اور حالت ممات میں کچھ نہیں بدلتیں۔ بدلتی ہیں تو یہ بدلتی ہیں کہ حالت حیات میں جتنا کمال ان کو نصیب تھا مرنے کے بعد اور زیادہ ہو جایا کرتا ہے۔

جو یہ کہتا ہے کہ یہ مٹی کا ڈھیر ہیں وہ ان کا نہیں بگاڑتا ہے بلکہ عقیدہ معاد کو، جسم اور اعضاء کو ثواب کا جو عقیدہ ہے ہمارا کہ آدمی مرنے کے بعد یا عذاب پائے گا یا ثواب پائے گا اسی عقیدہ کا انکار کرتا ہے۔ مرنے کے بعد مٹی کا ڈھیر ہو جائے گا تو کیسے عذاب ہو گا کیسے ثواب ہو گا۔ اسی لیے حدیث پاک میں آیا من آذی لی ولیا فقد آذنته هربا میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے اعلان جنگ کیا ہے کہ جو میرے ولی کا نہیں ہوا وہ میرے نبی کا نہیں ہوا جو میرے نبی کا نہیں ہوا وہ میرا نہیں ہوا۔

تاج الشریعہ سے میری ملاقات

علماء و مشائخ، مشاہیر، خواص و عوام اہل سنت کی حضور تاج الشریعہ سے ملاقاتوں کی یادیں ـــ تحریروں، تقریروں اور مراسلوں سے ماخوذ

(۱)

مولانا قاری مصلح الدین صدیقی نے کراچی میں ایک تقریر ۲۲ مارچ ۱۹۸۳ء عرس حجۃ الاسلام کے موقع پر کی تھی جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے۔ تقریب میں مفتی تقدس علی خاں بھی موجود تھے۔

"بڑی خوشی اور مسرت ہوئی شہزادۂ عالی وقار کی تقریر کو سن کر۔ ان (تاج الشریعہ) کی شکل و صورت کو دیکھ کر آپ یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ کوئی ۶۰، ۷۰ سال کے بزرگ ہوں گے۔ یہ صرف ۴۰ سال کے بزرگ ہیں۔ ۴۰ سال ان کی عمر شریف ہے۔ میں جب ۱۹۵۵ء میں بریلی شریف گیا تھا تو اس وقت ان کی عمر ۱۲، ۱۳ سال کی تھی۔ یہ مدرسہ جاتے تھے۔ اس کے بعد ۱۲ سال پہلے (پاکستان) تشریف لائے تو ماشاء اللہ ان کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ پہلے تو آپ نے بریلی شریف میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد جامعۃ الازہر سے ڈگری حاصل کی۔ خیر، ڈگریاں تو ہر کوئی شخص حاصل کرتا ہے لیکن سب سے اہم ترین اثاثہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ان کو خاندان سے ملا وہ ان کے سینے میں ہے۔ آپ نے سنا اور اندازہ کر لیا ہو گا۔

ہمیں بڑی خوشی اور بڑی مسرت ہے کہ جس اثاثے کو جس قیمتی چیز کو اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوم کے سینوں میں دیکھنا چاہتے تھے، حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو درس عطا فرمایا اور حضور سرکار مفتی اعظم نے اپنی طویل عمر میں شہر شہر جا کر گاؤں گاؤں جا کر عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو درس دیا ہے، الحمد للہ، اس خاندان کے چشم و چراغ ہمارے درمیان موجود ہیں اور انھوں نے بھی آپ کے سامنے وہی چیز بیان کی۔ معلوم ہوا کہ وہی چیز آپ (یعنی تاج الشریعہ) کے پاس ہے، آپ کے سینے میں بھی ہے، اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہر مسلمان کے سینے میں یہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونا چاہیے۔"

(۲)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے ۱۹۸۳ء میں لکھی گئی اپنی تصنیف "اُجالا" میں امام احمد رضا محدث بریلوی کی عربی زبان و ادب پر دسترس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: "پاکستان کے ایک محقق، پاک و ہند کی عربی نعتیہ شاعری پر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔۔۔ انھوں نے اپنے مقالے میں (امام) احمد رضا کے کمالات شاعری کو بیان کیا ہے اور نمونہ شاعری پیش کیا ہے۔ (امام) احمد رضا کو انتقال کیے ۶۲ سال گزر چکے ہیں۔ ان کے جانشین اس کے پڑپوتے علامہ اختر رضا خاں ازہری ہیں۔ بڑے متقی اور عالم باعمل ۱۹۸۳ء میں پاکستان تشریف لائے۔ ازراہ کرم غریب خانے پر ٹھٹھہ بھی تشریف لائے۔ ایک عربی نعت کی فرمائش کی، قلم برداشتہ اسی وقت لکھ دی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عربی زبان نے (امام) احمد رضا کے گھرانے میں گھر کر رکھا ہے۔ یہ اس گھرانے کا امتیازِ خاص ہے۔"

مولانا عسجد رضا خاں، تاج الشریعہ کے جانشین

ڈاکٹر صبا نور

مولانا محمد اختر رضا خاں بریلوی کا عقد مولانا حسنین رضا خاں کی سب سے چھوٹی صاحبزادی سلیم فاطمہ عرف اچھی بی سے شعبان ۱۳۸۸ھ/ ۳ نومبر ۱۹۶۸ء ہوا جو حلقہ ارادت میں لقب پیرانی ماں سے مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں چھ اولادیں عطا کیں:

۱۔ حضرت مولانا عسجد رضا خاں قادری
۲۔ محترمہ آسیہ بیگم، زوجہ الحاج برہان علی رضوی
۳۔ محترمہ سعدیہ بیگم، زوجہ الحاج منسوب علی رضوی
۴۔ محترمہ قدسیہ بیگم، زوجہ مفتی شعیب رضا نعیمی
۵۔ محترمہ عطیہ بیگم، زوجہ مولانا سلمان رضا بریلوی
۶۔ محترمہ ساریہ بیگم، زوجہ جناب محمد فرحان رضا۔

مولانا عسجد رضا خاں بریلوی کی پیدائش ۱۴ شعبان ۱۳۹۰ھ/ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو محلہ خواجہ قطب بریلی میں ہوئی۔ آپ کا نام 'محمد منور رضا محامد' رکھا گیا اور عرفی نام 'عسجد رضا' ہے۔ محدث بریلوی کے فرزند مولانا مصطفی رضا خاں نے آپ کے منہ میں لعاب دہن ڈال کر داخل سلسلہ عالیہ قادریہ فرمایا۔

مولانا عسجد رضا خاں ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن کے ہوئے تو مولانا مصطفی رضا خاں نے تسمیہ پڑھائی۔ آپ نے ابتدائی کتب گھر پر مفتی ناظم علی قادری اور مولانا نظام الدین سے پڑھیں۔ پھر جامعہ نوریہ رضویہ میں تعلیم حاصل کی۔ درس نظامی کی متداول کتب "بخاری شریف"، "مشکوۃ شریف"، "ترمذی شریف" اپنے والد گرامی سے پڑھیں۔ جامعہ نوریہ رضویہ کے علاوہ بھی اپنے ماموں مولانا تحسین رضا خاں سے "شرح جامی" اور "جلالین شریف" پڑھنے ان کے گھر پر جاتے تھے۔ افتاء کی تربیت اپنے والد کے قائم کردہ مرکزی دارالافتاء میں حاصل کی۔ عصریات کی تعلیم اسلامیہ کالج بریلی سے انٹرمیڈیٹ تک حاصل کی۔ کمپیوٹر اور متعدد علوم و فنون میں بغیر کسی استاد کے مہارت حاصل کی ہے۔

مولانا امین میاں برکاتی (سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ) نے عرس قاسمی برکاتی اکتوبر ۲۰۰۱ء کے موقع پر مولانا عسجد رضا خاں کو اجازت و خلافت سے نوازا۔ والد گرامی مولانا اختر رضا خاں نے ۲۰۰۲ء میں سند فراغت کے ساتھ ہی تمام سلاسل طریقت میں اجازت و خلافت اور اوراد، وظائف، اعمال و اشغال میں مجاز و ماذون فرمایا۔ ۲۰۱۳ء میں والد گرامی نے وہ تمام اجازتیں بھی تفویض کردیں جو انھیں اپنے مشائخ بالخصوص مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خاں سے ملی تھیں۔

۲۰۰۳ء میں رضاعت سے متعلق فتویٰ لکھ کر فتویٰ نویسی کی ابتداء کی۔ ۲۰۰۷ء میں مولانا نے والد ماجد کی موجودگی میں مشکوۃ شریف کا جامعۃ الرضا میں تقریباً سوا گھنٹے درس دیا جس کی والد ماجد نے تحسین فرمائی۔ والد ماجد مولانا اختر رضا خاں نے آپ کو اپنے قائم کردہ اکثر اداروں کی ذمہ داریاں تفویض کیں۔ مولانا یونس اویسی کے مطابق آپ فی الوقت درج ذیل ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں:

۱۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کی قائم کردہ جماعت رضائے مصطفی کے قومی صدر ہیں جس سے ملی، سماجی اور عائلی امور انجام پاتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے شہریت سے متعلق قانون پر اعتراض کرتے ہوئے جرات مندانہ موقف ظاہر کیا ہے۔

۲۔ والد گرامی کے قائم کردہ مرکزی دارالافتاء کے مہتمم ہیں جہاں سے مفتیانِ کرام کی ٹیم دنیا بھر سے آئے سوالات پر اُردو، عربی، فارسی، ہندی، اور انگریزی زبانوں میں فتاویٰ جاری کرتی ہے۔

۳۔ مرکزی دارالقضاء بریلی کے مہتمم تھے جہاں سے رویت ہلال وغیرہ کے تعلق سے امور انجام پاتے ہیں۔ تاج الشریعہ کے وصال کے بعد اکابرین نے آپ کو قاضی القضاۃ مقرر کیا ہے۔

۴۔ شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ کونسل جدید فقہی مسائل پر سالانہ سیمینار منعقد کرتی ہے اور اب تک ۱۷ سیمینار میں ۵۱ مسائل کا اجتماعی فیصلہ جاری کرچکی ہے۔

۵۔ تاج الشریعہ کی قائم کردہ دینی و عصری درسگاہ 'مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا' کے ناظم اعلیٰ ہیں جس میں ۱۵۰۰ طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں سے ۱۱۰۰ جامعہ کے ہاسٹل میں مقیم ہیں۔

۶۔ امام احمد رضا ٹرسٹ کے چیئرمین ہیں۔ اس کے منصوبہ جات میں متعدد دینی اور فلاحی کام شامل ہیں۔ فی الوقت جامعۃ الرضا کے احاطہ میں حامدی مسجد تکمیل کے مراحل میں ہے۔

مولانا عسجد رضا خاں والد گرامی کی حیات سے ہی تبلیغی دورے بھی کر رہے ہیں۔ انڈیا کی اکثر ریاستوں کے دورے کر چکے ہیں۔ آپ تاج الشریعہ کے ساتھ پاکستان تشریف لاچکے ہیں۔ فروری ۲۰۲۰ء میں آپ نے کئی افریقی ملکوں کا دورہ کیا ہے۔

مولانا عسجد رضا خاں کا عقد مسنون مولانا سبطین رضا خاں بریلوی کی صاحبزادی محترمہ راشدہ نوری سے ۲ شعبان ۱۴۱۱ھ/ ۱۷ فروری ۱۹۹۱ء ہوا جن سے دو صاحبزادگان اور چار صاحبزادیاں ہیں: (۱) محمد حسام احمد رضا (۲) محمد ہمام احمد رضا (۳) اریج فاطمہ (۴) امرہ فاطمہ (۵) مزینہ فاطمہ (۶) بشریٰ فاطمہ۔ تاج الشریعہ نے فرزندانِ گرامی کے لیے اپنے دیوان میں یہ دعائیہ اشعار لکھے ہیں:

ان کی امان میں دیے جن کے کرم سے مل گئے
ان کے چمن کے پاسبان حسام اور ہمام دو
یہ دونوں بے خطر رہیں اسلام کی سپر رہیں
اعدائے دین پر رہیں شمشیر بے نیام دو

مصنفہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں استاد ہیں، درجنوں مقالات کی مصنفہ ہیں نیز محدث بریلوی کے معاشی نظریات پر مقالات لکھ کر یونیورسٹی آف فیصل آباد سے ایم فل اور جی سی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی سندیں حاصل کر چکی ہیں۔

مولانا شاہ تراب الحق قادری

حافظ محمد فرحان قادری

"مسلکِ اعلیٰ حضرت کے نقیب، رضویوں کے حبیب، مقبول خاص وعام، مردِ حق حضرت سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ"۔ یہ مبارک الفاظ جانشین مفتیٔ اعظم ہند تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری کے ہیں جو آپ نے شاہ صاحب کے وصال پر تعزیتی الفاظ میں ارشاد فرمائے۔

شاہ صاحب کی ولادت ۲۷ رمضان ۱۳۶۳ھ/ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۴ء کو حیدرآباد دکن میں ہوئی۔ دارالعلوم امجدیہ کراچی میں قاری مصلح الدین صدیقی وغیرہ اکابر علماء سے تعلیم حاصل کی۔ پھر تاعمر اہلِ سنت کے حقوق کے حصول اور عقائد و معمولات کے ابلاغ و دفاع میں صَرف فرمادی۔ دینِ متین کی تبلیغ واشاعت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترویج میں شاہ صاحب کا بھرپور حصہ ہے۔ آپ نے تبلیغی دوروں، تقاریر و تصانیف کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کی دعوت کو عام کیا۔ آپ پاکستان اور کئی ممالک میں بھی سیکڑوں مساجد، مدارس اور دیگر تنظیمی وفلاحی اداروں کی سرپرستی فرماتے رہے۔

اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے شدید لگاؤ اور محبت آپ کے قول وفعل میں واضح طور پر محسوس ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت مصطفی رضا خاں نوری رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ بیعت حاصل کیا، اور بہت کم عرصے میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کی مبارک صحبت میں تربیت حاصل کرکے درجۂ کمال کو پہنچ گئے۔ آپ نے دورانِ قیام بریلی شریف، مسجد رضا میں امامت بھی فرمائی اور حضور مفتیٔ اعظم ہند نے شاہ صاحب کی اقتداء میں نمازیں بھی ادا فرمائیں نیز کئی جلسوں میں حضور مفتیٔ اعظم ہند کی موجودگی میں تقریر کی اور دادِ تحسین حاصل کی۔

شاہ صاحب قدس سرہ نے ایک انٹرویو میں یہ بتایا کہ حضور مفتیٔ اعظم نے اپنے نواسے حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا صاحب کی موجودگی میں مجھے خلافت عطا فرمائی، جبہ شریف، عمامہ شریف اور ٹوپی بھی عنایت فرمائی، سند خلافت حضور تاج الشریعہ سے پُر کروائی اور خود حضور مفتیٔ اعظم نے دستخط فرمائے اور تاریخ ڈالی۔ شاہ صاحب کو کثیر سلاسلِ طریقت میں اپنے استاد و سُسر محترم قاری مصلح الدین صدیقی اور مولانا فضل الرحمن مدنی اور تاج الشریعہ سے بھی اجازت وخلافت حاصل تھی۔

موجودہ مشائخ کرام اور سنی عوام کے لئے شاہ صاحب کی صوفیانہ عالمانہ زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔ احتشام الدین صاحب بیان کرتے ہیں: مجھے شکاگو میں چند سال شاہ صاحب کی میزبانی کا موقع میسر ہوا۔ میں نے جلوت وخلوت میں شاہ صاحب کو ہمیشہ وقت پر نماز ادا کرتے اور سنت کا پابند دیکھا۔ میں نے یہ بات بھی نوٹ کی کہ آپ اتنی عظیم شخصیت ہونے کے باوجود ہمیشہ نیچے کارپیٹ یا قالین پر تشریف رکھتے اور اسی پر آرام فرماتے، آپ گدے پر سونے کو ناپسند فرماتے، شاہ صاحب فون پر احباب کو اُن کے ناموں سے یاد فرماتے اور انتہائی محبت و اپنائیت سے گفتگو فرماتے، آپ صبح کو نماز و وظائف کے بعد تھوڑا آرام فرماتے پھر دن رات کے پروگراموں کے بعد رات کے اکثر حصہ تک لوگوں کی اصلاح ور ہنمائی فرماتے۔

مولانا شاہ تراب الحق قادری سچے عاشق رسول تھے۔ آپ نے ۱۹۸۶ء میں تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کی بحث میں حصہ لے کر دفعہ 295C کے قانون کا حصہ بننے میں نمایاں کردار ادا کیا جس کے تحت پاکستان میں گستاخ رسول کی سزا موت مقرر ہوئی۔

شاہ صاحب کی تقریر و تحریر دونوں مسلکِ اعلیٰ حضرت کی عکاس ہوا کرتی تھی۔ آپ کی تقریر کسی بھی موضوع پر ہو اس میں تعلیماتِ رضا کے پہلو پیش نظر رہتے۔ شاہ صاحب دورِ حاضر میں تعلیماتِ رضا کا علمی نمونہ تھے۔ آپ مسلک کے معاملہ میں کسی مصلحت سے کام نہ لیتے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی ہو یا جامعات، کالج، اسکول کے جلسے ہوں یا ریڈیو پاکستان کے پروگرام ہر جگہ آپ نے پیغام رضا پہنچایا اور ان تمام ایوانوں میں سلام رضا کو جاری کروایا۔

حضور تاج الشریعہ نے آپ کے متعلق فرمایا: "شاہ صاحب مسلکِ حق کے سچے ترجمان اور پاکستان میں مسلکِ اعلیٰ حضرت کی پہچان ہیں۔" ایک موقع پر فرمایا: 'جو شاہ صاحب کا مرید ہے وہ میرا مرید ہے، اور جو میرا مرید ہے وہ شاہ صاحب کا مرید ہے۔'

شاہ صاحب بھی حضور تاج الشریعہ سے محبت و عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ ڈاکٹر مجید اللہ صاحب نے بیان کیا کہ شاہ صاحب سے اکثر محافل میں ملاقات ہو جایا کرتی خاص کر ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۶ء میں تاج الشریعہ مفتی اختر رضا صاحب کی کراچی میں اکثر محافل میں شاہ صاحب ضرور موجود ہوتے۔ مفتی شعیب رضا صاحب نے بھی اسی طرح کے تاثرات بیان کئے کہ "میں ۲۰۰۵ء میں حضور تاج الشریعہ کے ساتھ پاکستان گیا تھا اور میری پہلی ملاقات شاہ صاحب سے ان کی مسجد میں بروز جمعہ ہوئی؛ حضور تاج الشریعہ نے نماز جمعہ کی امامت فرمائی اور میں نے نماز جمعہ سے قبل خطاب کیا؛ پھر کئی جگہوں پر ہمارے پروگرام ہوئے اور شاہ صاحب ہر پروگرام میں موجود ہوتے تھے۔" اسی دورے میں شاہ صاحب نے جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام فکرِ رضا کانفرنس تاج الشریعہ کے اعزاز میں منعقد کی۔

علم و عمل کے اس پیکر نے ۶؍اکتوبر ۲۰۱۶ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ جنازہ میں ایک عظیم مجمع تھا جس کی نظیر کراچی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ علامہ قاری مصلح الدین کے پہلو میں سپردِ خاک ہوئے۔ مولانا عبدالحق قادری نوری آپ کے جانشین ہیں۔

مصنف عالم فاضل، مفتی اور ماہر عامل ہیں۔ ایک عرصہ سے مصطفائی شریعہ کالج برائے خواتین کراچی میں استاد ہیں۔ مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ ملیر کے نگران بھی ہیں۔

حمدِ باری تعالیٰ

از: مرشدِ تاج الشریعہ مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں

لا موجود الا اللہ
لا مشہود الا اللہ
لا مقصود الا اللہ
لا معبود الا اللہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے منزہ سے شرکت سے
پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے
کرتا ہے سب قدرت سے

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ
کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے مرا
جس نے بنایا اور پالا

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نعت شریف

کلام: تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں

تم سے جو گریزاں ہے فرزانہ وہ دیوانہ
شیدا جو ہوا تم پہ دیوانہ وہ فرزانہ
آجا دلِ ویراں میں تیرا ہو یہ کاشانہ
للّٰہ کرم فرما اے جلوۂ جانانہ
آنکھوں سے پلا وہ مئے سرمست رہوں جس سے
بھر دے میرا پیمانہ اے ساقئ میخانہ
وہ ابرِ بہار آیا ہر شے پہ نکھار آیا
لا جلد مرے ساقی دے ساغر و پیمانہ
کیا رات کے پردے سے چپکے سے سحر نکلی
یا جانِ دلِ آرا نے زلفوں میں کیا شانہ
بدکار سہی لیکن بندہ ہوں ترے در کا
محروم نہ رکھ مجھ کو اے شانِ کریمانہ
یوں تھام کہ دامن کو مچلا ہے سرِ محشر
دیکھے کوئی اخترؔ کا یہ نازِ غلامانہ

ذریعۂ قادریہ

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچوں اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا
تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا
فخرِ آقا میں رضاؔ اور بھی اِک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

قصیدۂ اعلیٰ حضرت

کلام: میرزا امجد رازی

اے رضاؔ ہر لفظ تیرا فیضِ نورِ عشق سے
گویا ہے نہرِ عدن کا دُرِّ روشن آب میں
مچھلیاں فقہِ شریعت کی ہیں تیرے رُوبہ علم
مثلِ "دَہ دَہم" منہ میں لے آئیں جو سوزن آب میں
تھا قلم یا تھا عصائے موسوی کا معجزہ
ہو رہی ہے غرق اب تک فوجِ دشمن آب میں
تیری آبِ تیغ سے ایران و نجد و قادیان
خوف سے لرزاں پڑے ہیں تابہ گردن آب میں
تابہ محشر بے ادب، گستاخ ہیں زیرِ عتاب
مثلِ قومِ نوح بخشا اِن کو مدفن آب میں
چھوڑ کر شہرِ بریلی کی فضائے رشکِ خُلد
کیوں بناتے ہو چمن زادو نشیمن آب میں
لکھنے کو مدحِ رضاؔ رازیؔ سمندر چاہئے
ڈال دے اپنا تو اب دستِ قلم زن آب میں

منقبتِ مفتیٔ اعظم ہند

کلام: تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں قادری

چل دیئے تم آنکھوں میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر
رنجِ فرقت کا ہر اک سینے میں شعلہ چھوڑ کر
ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر
چل دیئے وہ دل میں اپنا نقش والا چھوڑ کر
جامۂ مشکیں لئے عرشِ معلیٰ چھوڑ کر
فرش پر آئے فرشتے بزمِ بالا چھوڑ کر
موتِ عالم سے بندھی ہے موتِ عالم بے گماں
روحِ عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر
متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتیٔ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر
مثلِ گردوں سایۂ دستِ کرم ہے آج بھی
کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر
ہوسکے تو دیکھ اخترؔ باغِ جنت میں اُسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

مدحِ تاج الشریعہ

کلام: فضل رضا آصف اخترالقادری (کراچی)

نہ ہو دل سے جدا ارمانِ اختر
قیامت تک رہوں قربانِ اختر
بچشمِ حق نظر آنے لگا حق
ہوا جب قلب پر فیضانِ اختر
اگر چُھٹ جائیں دو عالم نہیں غم
نہ چُھوٹے ہاتھ سے دامانِ اختر
خزانہ بن گیا وہ معرفت کا
ہوا جس قلب پر فیضانِ اختر
عداوت پر جو آمادہ ہے ان کی
اُسے حاصل نہیں عرفانِ اختر
وہی جو قائدِ ملت ہیں آصفؔ
وہی عسجد رضا ہیں جانِ اختر
الٰہی تاابد آصفؔ کے سر پر
رہے سایہ فگن دامانِ اختر

مناقب تاج الشريعة الشيخ محمد أختر رضا خان

مقرر: فضيلة الشيخ عبد العزيز الخطيب شامي　　مرتب: فرقان أحمد شامي

الحمد لله الذى بنعمته تتمُّ الصالحات، أفضل الصلوات وأتم التسليمات على أشرف المخلوقات سيدنا و مولانا محمد (صلى الله تعالىٰ عليه وسلم).

كنتُ أقول و مازلت عند رائي ان الله عزوجل كتب لقارة الهندية شمسا واحدة هى شمس الامام محمد أختر رضا خان۔ لم يسطع نور الشمس على القارة الهندية فقط۔ بل سطع على العالم أجمع، كل بلد وطئت قدماه بها أنار الله بها الوجود، فلم يأت بعد الامام أحمد رضا رحمه الله إمام بمثل هذا الضخم العلمى إلا الشيخ محمد أختر رضا۔

فليس عبثا أن يكون قاضى القضاة ولا مفتى الهند ولا تاج الشريعة، لم يكتف بإخذ العلوم على الشيوخ وإنما ازداد بالشهادات العالية التى تقدم لها فى الأزهر الشريف۔ لم يبرع فقط فى علم التفسير لكنه برع فى علم الحديث وعلم اللغة العربيه والشعر۔

حين تخرج من الأزهر الشريف عاد إلى بلده بحمل مشعل النور لإبناء بلده، رأى حال الأمة فى بلده من التخلف والديوبندية والوهابية والقاديانية۔ راح يكتبُ فى الردّ عليهم ردودًا علمية بارعاً مازالت إلى اليوم تنشر فى الهند، وعاد إلى الإسلام عددًا من الذين ضلوا الطريق بسبب توجيهاته القيم۔

والعالم كله يقدر الإمام محمد أختر رضا، والعالم كله يتداول مؤلفات الإمام محمد أختر رضا۔ اهتدى الناس بهديه، و النبى عليه الصلاة والسلام يقول: لأن يهدى الله بك رجلًا خيرًا لك من حمر النعم۔

كانت زيارة إلى دمشق سنة ۲۰۰۸ء زيارة تاريخية عظيمة، لم يبق فى الشام رجل يشار له بالبنان بالعلم إلا وحضر استقبال الإمام۔ محدثون مفسرون فقهاء علماء أساتذة الجامعات، والقيت الكلمات فى التهنئة بالحضور الشيخ محمد أختر رضا۔ كانت الزيارة فى الشهر آب، فى أكثر أشهر سنة حرارةً فى الشام۔ الشيخ أقام حفلة الاستقبال على طريق المطار۔ اجتمع خلق كثير۔ كانت الحرارة شديدة۔ ما ان بدأ الاجتماع حتى بدأ الرياح تتحرك ويتغير الجوء إلى البرودة قليلاً.

وظلل المكان الذى كنا فيه (كنت مه) وظلل هذا لمكان السحب من كل مكان. فما ان دخل الشيخ إلى المجلس إلا وقد مطرت الأمطار، فى الصيف فى أكثر الأشهر حرارة، صار الناس يتعجبون، كيف ينزل المطرفى الصيف؟ فعرفوا أن هذا كرامة للشيخ. فاقبلوا عليه يقبلون يديه، ويطلبون الإجازت، أساتذه جامعة ودكاتره، يطلبون الإجازة من الشيخ محمد أختر رضا. وكانت ساعة الصفاء عظيمة۔

وحين أراد أن يرجع إلى الهند قام أهل الشام وخرجوا بالباصات والسيارات يودعون الإمام لآخر لحظة. وكأن الإمام محمد أختر رضا جاء مُوَدغا أهل الشام ليرحَلَ إلى الله. زار كل الأولياء فى الشام، ووقف داعيًا عندهم۔ فلما غادر شعر أهل أنهم أصبحوا أيتام بفقد الشيخ.

كانت دار الفتوى التى أسَّسها فى بلده منارة من منارات الإسلام. ألف مولفاته بثلاث لُغات: الاردية والعربية والإنجليزية. كان داعية من ابتغاز الأول. نحنُ اليوم نعِشُ فى بركة ذكراها۔

أهل الباكستان أهل الوفاء والإيمان. لاينسون أشياخهم۔ أرجو من الله أن يرحم الشيخ ويرفع قدره عنده. وعزاءُنا أن هُنا شيخ عبد العزيز الحنفى بيننا۔ عزاءُنا أنكم قادرون على حمل الراية بعده. هل توافقون على تقديم هدية للشيخ محمد اختر رضا؟ الموافق يرفع يديه، أكيد۔ سنقدم الهدية للشيخ۔ لا تنسو أنكم وافقمّ وأعطيتم العهد فى هذا المسجد۔

الهدية هى: أن نحفظ كل يوم آية من القرآن، آية واحدة. كل يوم آية واحدة. و نجعل ثوابها فى صحيفة الإمام محمد أختر رضا خان. لاتنسو أنكم عاهدتم هذا العهد۔ وسنبدأ بسورتين، السورة الاولى سورة تبارك (الملك) والسورة الثانية سورة الواقعة، والذى يحفظ سورتين سينتقل الى السورة الثالثة سورة ياسين۔ و هكذا تنتقل كل من تئى تم من سورة تنتقيلون الى سورة ثانى---

فضیلۃ الشیخ التہذیب انٹرنیشنل اسلامک انسٹیٹیوٹ (دمشق) کے پرنسپل ہیں اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاف میں سے ہیں۔ یہ تحریر کراچی میں ان کے خطاب بتاریخ ۲۴ جنوری ۲۰۲۰ء سے ماخوذ ہے۔

شعر های فارسی در کلام اخترؔ رضا خان بریلوی

آمنه یٰسین

ادب در هر زبان در دو صنف منقسم باشد: نظم و نثر۔ یک شاعر خوب یا نویسندهٔ عالی گر در نظم و نثر از خیال پردازی تا طرز نگارش ساده یا همین خیال کوچک و بزرگ را با واژگان متناسب و تراکیب فنی آرایش داده منظوم و منثور می کند، یک مقام برجسته و علو در نظم و نثر می یابد و بطور شاعر و نویسندهٔ بزرگ نامی می شود.

نظم سازی بہ نسبت نثر نگاری کار گرفتگیری است. گزشتہ از مرحلہ آمد و آورد، یک خیال سادہ را در مصراع های مسجع و مقفٰی نظم کردن یا یک خیال ژرف و بلند را با نہایت سادگی در قالب شعر در آوردن یا سادہ تر بودن روش نظم بہ اندازہ ای کہ خیال شاعر سادہ باشد یا آنقدر کہ خیال شاعر عمیق و علوی باشد، اسلوب نظم نیز همان قدر با مہارت های فنی آراستہ و پیراستہ باشد، همہ این نزاکت های شعری را در دایرہ وزن و قواعد شعری نگہ داری کردن یک کار دشوار است و شخصی کہ در شعر سرای همراہ با لیاقت فطری در فن و قواعد شعری تسلط داشتہ باشد، می تواند از دقائق و نزاکت های شعری با آسانی برآوردہ باشد.

منظوم میراث زبان و ادب فارسی نیز بر همہ این خصوصیت های شعری تصرف می دارد. شعرای این زبان نہ فقط در ایران بلکہ در شبہ قارہ نیز حق شعر گوئی داشتند ادا می کردند و امروز کہ شبہ قارہ در پاکستان و هندوستان منقسم شدہ، شاعران فارسی دان در زبان فارسی نیز شعر می سرایند. آقای اخترؔ رضا خان نیز یکی از شعرای هندوستان است کہ مجموعہ کلام خود را با واژگان و تراکیب و شعرهای فارسی آرائش دادہ است.

آقای اخترؔ رضا خان در ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ/ ۲۳ نوامبر ۱۹۴۳ء در بریلی (هندوستان) متولد شد. شما زیر تربیت پدرمادرتان آقای مصطفٰی رضا خان و چند تا دیگر اساتذہ کرام بودہ است. آقای اخترؔ رضا خان از تربیت این اشخاص علمی و ادبی خیلی مستفید شد و در زمینہ علوم عقلی و نقلی تبحر خود را نشان داد. وی در زبان ہای اردو، عربی و انگلیسی قریب ۷۰ کتب از خود بطور یادگار گذاشت. این شخصیت علمی و ادبی و دینی در ٦ ذیقعد ۱۳۳۹ھ/ ۲۰ ژولائی ۲۰۱۸ء از این جہان فانی در گذشت.

شاعری کہ در خانوادۂ تان غالباً مثل میراث اجداد منتقل می شود، ازآنکہ پدر بزرگ پدر و مادرتان، امام احمد رضا خان و برادر شان حسن رضا خان، پدر پدرتان حامد رضا خان، پدر مادر تان مصطفٰی رضا خان، پدر همسرتان حسنین رضا خان و برادر بزرگ شما ریحان رضا خان نیز شاعر بودہ اند. شما نیز سنت شعری اجداد را احیا کردہ مجموعہ کلام خود را بطور یادگار گذاشت. اگرچہ زیادہ تر بخش مجموعہ کلام شما مشتمل بر اردو است ولی در این مجموعہ واژگان و تراکیب و اشعار از زبان عربی و فارسی نیز موجود اند کہ تسلط و مہارت تان براین زبانہا نشان می دهند.

در آغاز دیوان قصیدہ و نعت و منقبت و سلام و غزل بہ زبان عربی منظوم شدند و بخش باقی زیاد تر مشتمل بر اردو است. درمیان این شعرهای اردو بہ جاهای مختلف چند تا عربی و فارسی اشعار دیدہ می شوند. بعضی از این شعر های فارسی بہ طور کامل شعر فارسی اند کہ ہر دو مصراع در فارسی نظم شدہ است و گاہی مصراع اوّل در زبان فارسی و دومین در زبان اردو بہ نظر می آید و بعضی از جا مصراع اول بہ زبان اردو و مصراع دوم بہ زبان فارسی منظوم شدہ است. همین طور آقای اختر در چند تا شعر ہای فارسی دو یا چند واژگان اردو را شامل کردہ یا شعر ہای اردو را با تراکیب فارسی آرایش دادہ تسلط خود بر زبان ہای مختلف را نشان دادہ است.

کامل شعر ہای فارسی

اینجا شعر ہای کامل فارسی در دیوان اُردو(۱) از آقای اختر را بخوانید:

ے مفتئ اعظم دینِ خیر الوریٰ
جلوۂ شانِ عرفانِ احمد رضا ص161

ے اے تماشا گاہِ عالم چہرۂ تابان تو
تو کجا بہر تماشا می روی قربان تو ص173

ے "طورِ عرفان و علو و حمد و حسنٰی و بہا"
زندہ باد اے پرتوِ موسٰی و عکسِ مصطفٰی ص173

ے نسرین گلستان آں صدر الشریعہ بود
بوئے خودش گذاشتہ اندر چمن بود ص183

ے زیب و زینِ عرش رحمان السلام
نکہت و طیب گلستانِ السلام ص186

ے اے قرار بے قراراں السلام
چارہ ساز دلفگاراں السلام ص186

ے اے شہنشاہ مدینہ السلام
اے قرارِ قلب و سینہ السلام ص186

ے جانِ جاں و جانِ ایماں السلام
اے شفیع اہل عصیاں السلام ص186

ے مہبط وحی و سکینہ السلام
غیب دان و غیب بینا السلام ص187

ے نکہت بر چمن ہزار سلام
جانِ بر بلبل ہزار سلام ص189

ے اے مکین گنبد خضریٰ سلام
اے شکیب بر دلِ شیدا سلام ص193

ے یارسول اللہ از رحمت نگر
در بقیع پاک خواہم مستقر ص195

ے اے خوشا بخت رسائے اخترؔت
باز آوردی گدا را بردرت ص196

ے کہ این سجدہ ہائے بغیر محبت
نہ یابند ہرگز قبول از الہی ص 208

(۱) نغماتِ اختر المعروف سفینۂ بخشش، از: اختر رضا خان، مطبوعہ: جمیعتِ رضائے مصطفٰے و مسجد حنفیہ، کراچی، ۲۰۱۰ء

مصنفہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین شیخوپورہ میں استاد ہیں نیز فارسی نثر میں محدث بریلوی کے آثار پر اورینٹل کالج (پنجاب یونیورسٹی) میں پی ایچ ڈی مقالہ تحریر کر رہی ہیں۔

Maulana Akhtar Raza Khan Barelwi

***Obaid ur Rehman**, CA, MBA(IBA), LLB*

Maulana Akhtar Raza Khan is great grandson of Maulana Ahmad Raza Khan Barelwi the famous leader of Ahl-e Sunnat wa al-Jama'at in 19th-century South Asia. So much so that the Sufi Islam is labeled as "Barelwis" in India and Pakistan.

Mohaddith Barelwi was born in 1956 and passed away in 1921. He authored about 1000 pieces of writing in prose and poetry on 55 sciences and arts in Arabic, Urdu and Persian languages. One of his recorded fatwas is in English language too. His writings include books on Seerat, Fiqh Hanafi, Islamic creed, correction of deviant practices, spiritual sciences, Astronomy, Mathematics and Philosophy.

Maulana Barelwi established an institute "Manzar-e Islam" in Bareilly for Islamic education. He also trained Ulema in issuing fatwas. He formed a Dar-ul Qaza for matters of announcing Moon sighting, eid etc, and appointed Maulana Amjad Ali Azami as the chief justice and Maulana Mustafa Raza and Maulana Burhan ul Haq as muftis. He also founded an organization Jama'at Raza-e Mustafa for political and social uplift of Muslims. He had close relations with local Ulema and those in the Arab countries.

Maulana Ahmad Raza Khan had two sons: Maulana Hamid Raza and Maulana Mustafa Raza. Both of them were leaders of Sunni Ulema during their times in style of their father. Hamid Raza Khan is grand-father of Maulana Akhtar Raza.

Maulana Akhtar Raza Khan was born on November 23, 1943 in Bareilly. His father Ibrahim Raza Khan was son of Maulana Hamid Raza Khan whereas his mother was elder daughter of Maulana Mustafa Raza Khan Barelwi.

Maulana Akhtar Raza Khan initially obtained education at home and learned from his parents. He was then admitted to Islamia College Bareilly and Dar-ul Ulum Manzar-e Islam for further education. List of his teachers includes Maulana Mustafa Raza Khan (paternal grandfather), Ibrahim Raza Khan (father), Rehan Raza Khan (elder brother), Mufti Afzal Hussain and Mufti Jahangir Khan. He was admitted to Qadiri Order of Sufism in year 1963 by Maulana Mustafa Raza Khan.

He used to translate daily news in Arabic for his Arabic Literature teacher at Manzar-e Islam. Upon advice of the teacher, his father sent him to Al-Azhar University (Egypt) in 1963 for a degree in Sharia.

Maulana Akhtar Raza Khan returned from Al-Azhar in 1966 and started teaching at Dar-ul Ulum Manzar-e Islam and issuing fatwas. He continued to enhance religious acumen under the supervision of Maulana Mustafa Raza Khan who later nominated him as his deputy. He was granted permissions to admit people in the Qadiri Order and transmit Hadith etc, by Maulana Mustafa Raza Khan, Maulana Zia ud Din Madni, Maulana Burhan ul Haq, Maulana Habib ur Rehman etc, which show trust of senior Ulema over him.

During life of Maulana Mustafa Raza Khan and especially after his demise in 1981, Akhtar Raza Khan started travelling across India for preaching Islam besides issuing fatwas as stated. Later, he expanded such trips to other countries including Pakistan, Bangladesh, Nepal, United States, England, South Africa, Zimbabwe, Turkey, Egypt, Syria etc. Such trips not only expanded the teachings of Islam but also resulted in expansion of his ties with Ulema based in those countries. Millions of people became his disciples in the Qadiri Order. He appointed hundreds of Ulema as his deputies and invited foreigner Ulema to attend the Annual Urs of Maulana Ahmad Raza Khan in Bareilly.

In 1983, he establish a Center for Issuing Fatwas in Bareilly and appointed muftis to respond to public queries. He authored 60 books (in prose and poetry) in Arabic, Urdu and English languages. He revived Dar-ul Qaza to address matters of Moon Sighting, Eid etc. For distance education, he started publishing a monthly magazine Sunni Duniya in 1984 that continues to date and is also publishing Hindi version now.

He revived and expanded activities of Jama'at Raza-e Mustafa formed by Mohaddith Barelwi. His another contribution is formation of the Sharia Council of India to develop consensus of Ulema over Islamic position on new practices and inventions. The Council has held 17 annual seminars and resolved 51 issues with consensus of dozens of muftis. He founded Center of Islamic Studies Jamiat ur Raza in year 2000 with boarding facility for 1100 students.

Al-Azhar conferred 'Pride of Azhar Award' for his services. He was among top 30 in the list of 500 most influential Muslims issued from Jordan. Ulema designated him with the title 'Taj ush Sharia'.

He passed away on July 20, 2018 and is represented by his son Maulana Asjad Raza Khan Barelwi.

(پیغام برائے تاج الشریعہ کانفرنس منجانب علامہ بشیر احمد فاروقی سربراہ سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ بنام صدر تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی)

سیلانی Saylani
Welfare International Trust
دکھی دلوں کا سہارا

A-25, MAIN BAHADURABAD,
KARACHI-PAKISTAN
P.O. BOX: 3417
PERMIT NO. MC-1262
FAX: (0092-21) 34127693
ISO 9001:2015 CERTIFIED

Ref:________________ Date: 11-6-2020

تأثرات برائے تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ رحمۃ

تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ رحمۃ کی شخصیت کسی تعارف یا تأثر کی محتاج نہیں۔ آپ ہماری بزرگوں کی باقیات میں سے ہیں۔ وہی اسلاف کا فیضِ روحانی، زہد و تقوی گریہ وزاری، عاجزی و انکساری، سادہ طبیعت و خوش مزاجی اور اپنے مؤقف پر پختگی، علمی و عملی پہلو پر گہرے نقوش چھوڑے ہوئے ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال آپ ساری زندگی میڈیا کی مخالفت کرتے رہے اور خود بھی کبھی کیمرے اور میڈیا کا حصہ نہ بنے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مہارت علمی اور خداداد صلاحیتوں کے بناء پر رہتی دینا کے دلوں تک اپنے علم کی شمع فروزاں کر گئے۔ دنیا کے لوگ آپ کے مسائل کے جوابات سے استفادہ کرتے رہے اور اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح کرتے رہے، اپنے معاملات کو بہتر سے بہترین بناتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو دنیا جانتی ہے اور عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ دنیا کی پانچ سو عظیم شخصیات میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ جو ہمارے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

عشقِ رسول میں آپ اپنے جدِ اعلیٰ الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی عشقِ مصطفوی ﷺ کی شمع کو اپنے دل میں فروزاں کئے ہوئے تھے انہیں کی جھلک آپ کے علم و معرفت، فن خطابت، تحریر و کتابت میں جھلکتی نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعتِ رسول مقبول ﷺ میں بھی آپ اپنے جدِ اعلیٰ کی طرح اپنی مثال آپ رکھتے ہیں۔ فقیر کو جب اپنی خلافت عطا فرمائی اور سلسلہ بیعت کا اجازت نامہ دیا تو ساتھ ہی فرمایا یہ جب تک ہے جب تک آپ مسلک اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن پر کاربند رہیں گے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کی تربت پر کروڑوں رحمت و رضوان کی برسات عطا فرمائے اور ان کی کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے اپنے مقصدِ حیات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء و صالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ان کی حتمی بخشش و مغفرت فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بھی مغفرت فرمائے اور ان کو ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین یا رب العٰلمین)

العارض

فقیر بشیر احمد فاروقی

سرپرستِ اعلیٰ سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ